بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حافظِ قرآن

اِمامُ الانبیاء کی نظر میں

ترتیب:

حضرت علامہ مولانا مُحمد کریم سُلطانی مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبہ صُبحِ نور

جامعہ ریاضُ العُلوم مسجد خضراء پیپلز کالونی
فیصل آباد

فون: 34-730833

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

حافظِ قرآن

امام الانبیاء کی نظر میں

ترتیب

شیخ الاسلام علامہ محمد کریم سلطانی مدظلہ العالی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ تبلیغ الاسلام ریاض العلوم

مسجد خضراء پیپلز کالونی فیصل آباد

فون:730833-34

email:sultani@fsd.paknet.com.pk

5-40

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب	**حافظ قرآن**
	امام الانبیاء کی نظر میں
ترتیب	شیخ الاسلام علامہ محمد کریم سلطانی مدظلہ العالی
ایڈیشن	دوم ۲۰۰۰ء
کمپوزنگ	صبح نور کمپیوٹرز
تعداد	۱۱۰۰
ناشر	مکتبہ صبح نور

مکتبہ اسلامیہ : اسلامی کتابیں۔تسبیاں
ٹوپیاں اور عطریات مسواکیں دستیاب
ہیں۔ مدرسہ حنفیہ شمس العلوم
نوری مسجد ریلوے اسٹیشن گگو قاری شفیق الرحمٰن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

محمد از تو می خواہم خدارا
خدایا از تو حب مصطفیٰ را صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عارف باللہ حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں شہید رحمہ اللہ

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِنَ النَّبِيِّينَ إِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

عارف باللہ حضرت علامہ بوصیری رحمہ اللہ

انتساب

سیدی و مرشدی حضور قبلہ عالم دامت برکاتہم و فیوضاتہم

کے جدامجد عارف باللہ

حضرت خواجہ قاضی **محمد اکبر علی صدیقی** رحمہ اللہ رحمۃ سرمدیہ

کی بارگاہ اقدس میں پیش کرتا ہوں جن کے حفظ قرآن کے فیوض و برکات آج تک محسوس کیے جارہے ہیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

محمد کریم سلطانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ والسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دین پاک ہمیشہ رہنے والا ہے اس لئے اللہ جل جلالہ نے آپ پر نازل شدہ کتاب قران کریم کو بھی محفوظ فرمالیا اور اس کی حفاظت اپنے ذمہ لی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوۡنَ۔

بے شک ہم ہی نے قرآن کریم کو نازل فرمایا اور اس کی حفاظت بھی ہم ہی کریں گے۔

اس وعدۂ حفاظت کو پورا کرتے ہوئے اللہ جل جلالہ نے بنی نوعِ انسان میں سے محض اپنے لطف و کرم اور نظرِ رحمت سے کچھ افراد کو منتخب کرلیا اور ان کے سینوں کو اپنے پاک کلام سے سرفراز فرمادیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡکِتٰبَ الَّذِیۡنَ اصۡطَفَیۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا۔

پھر ہم نے کتاب، قرآن کریم کا اپنے ان بندوں کو وارث بنایا جنہیں ہم نے منتخب فرمالیا۔

وہ خوش قسمت افراد جن کے سینوں میں قرآن کریم محفوظ ہوگیا وہ سعادت مند انسان جنہیں اللہ نے اپنے پاک کلام کی حفاظت کے لئے چن لیا "حافظ قرآن" کہلاتے ہیں۔ قرآن پاک اپنے دروازے جس پر کھول دے وہی علم وحکمت والا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

بَلْ هُوَ آيَاتٌ "بَيِّنَاتٌ" فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ.

بلکہ وہ واضح آیات ہیں اہل علم کے سینوں میں۔

وہ فرزند آدم بڑا معزز ومکرم ہے جسے اللہ وحدہ لاشریک کی نظرِ رحمت اپنے کلام کیلئے مخصوص فرمالیتی ہے۔

آیئے اس ناپائیدار زندگی میں پائیدار چیز کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اس حیات مستعار کے چند دنوں میں جن کا بھروسہ بھی نہیں اس ابدی سعادت کو حاصل کرنے کیلئے تگ ودو کریں ہوسکتا ہے اس ذاتِ رحمٰن ورحیم کی بے پناہ رحمتوں کا ایک چھینٹا ادھر آجائے اور ازلی سعادت مندوں میں اپنا نام بھی لکھا جائے۔

اگر اپنے لئے حفظ قرآن اب ممکن نہ ہوتو آیئے اپنی اولاد کو اس جانب لگائیں تاکہ ان کے حفظ قرآن کی برکت سے قیامت کے روز آپ کے سروں کو عزت وسرفرازی کے تاج سے مزین کردیا جائے۔

اگر اولاد کے لئے بھی ممکن نہ رہا ہوتو اولاد کی اولاد یا کسی عزیز ورشتہ دار یا اپنے کسی دوست کی اولاد کو اس سعادت عظمیٰ کے حصول کی ترغیب دیجئے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلدَّالُّ عَلٰی الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ.

نیکی کی ترغیب دینے والے کو اتنا ہی اجر ملتا ہے جتنا نیکی کرنے والے کو ملتا ہے۔

آئندہ صفحات میں حفظ قرآن کی فضیلت احادیثِ مقدسہ کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و الہ وسلم

Scanned with CamScanner

مقرب بارگاہِ الٰہی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِلّٰہِ اَھْلِیْنَ مِنَ النَّاسِ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! مَنْ ھُمْ قَالَ اَھْلُ الْقُرْاٰنِ اَھْلُ اللّٰہِ وخَاصَّتُہ‘. (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی نوع انسان میں کچھ اللہ والے ہیں ۔عرض کی یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اہل قرآن ہیں۔ اہل قرآن ہی اہل اللہ اور اس کے خاص آدمی ہیں۔

انسان کی ملکیت میں ایک محل ہو جو کئی کمروں پر مشتمل ہو ان میں سے ایک کمرہ اس نے اپنے آرام کیلئے مخصوص کیا ہو تو اس انسان کو اپنے اس کمرہ سے ایک خاص انس ہوگا۔ حالانکہ مالک وہ سب کمروں کا ہے۔

مخلوق تو سب اللہ کی ہے اور وہ ہر ایک کا خالق و مالک ہے لیکن جس

(۱) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۱۵

کے سینے میں اس کا اپنا کلام ہوگا اور جو زبان اس کے قرآن سے تروتازہ رہتی ہو اللہ جل جلالہ کو ایسا آدمی بہت محبوب ہے۔

اور وہ اس کے مقربین سے ہے۔

ہر سلیم الطبع انسان کی یہ خواہش ہے کہ وہ اللہ والا بن جائے۔ آیئے اس خواہش کی تکمیل کیلئے قرآن کریم سے محبت کریں اور اسے حفظ کرنے کی کوشش کریں۔

Scanned with CamScanner

قابلِ رشک

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلٰی اِثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ یَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاۤءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاۤءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا یُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاۤءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاۤءَ النَّهَارِ. (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشک دو آدمیوں پر ہونا چاہیئے ایک وہ آدمی جسے اللہ نے قرآن کی دولت سے سرفراز فرمایا پس وہ دن اور رات کی طویل گھڑیوں میں اس کی تلاوت میں مصروف رہتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے مال عطا کیا اور وہ رات دن اسے فی سبیل اللہ خرچ کرتا رہتا ہے۔

حسد مذموم ہے اور رشک محمود ہے۔ یہ خواہش اور تمنا کرنا کہ فلاں آدمی کے پاس جو نعمت ہے وہ اس سے چھن جائے اور مجھے مل جائے بڑی

(۱) مشکوۃ المصابیح صفحہ ۱۸۴ وقال متفق علیہ

ناشائستہ بات ہے اور اگر کسی کی نعمت کو دیکھ کر بارگاہ ذوالجلال میں عرض کی جائے کہ اے اللہ وہ انعام و اکرام جو تو نے فلاں شخص کو عطا فرمایا ہے اس شخص کو اس انعام سے محروم کئے بغیر مجھے بھی عنایت فرمادے۔ یہ بڑی عمدہ بات ہے۔

جس آدمی کو یہ سعادت ملے کہ قرآن کریم اسے یاد ہو اور وہ دن رات کی طویل گھڑیوں میں اس کی تلاوت کرتا رہے یقیناً وہ فرزند آدمی قابلِ رشک ہے۔ اللہ یہ دولت ہر ایک مسلمان کو نصیب فرمائے۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ اس بات کو یوں بیان فرماتے ہیں:

اَلْحَسَدُ قِسْمَانِ حَقِیْقِیٌّ وَمَجَازِیٌّ فَالْحَقِیْقِیُّ تَمَنِّیْ زَوَالِ النِّعْمَةِ عَنْ صَاحِبِهَا وَهُوَ حَرَامٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَمَّا الْمَجَازِیُّ فَهُوَ الْغِبْطَةُ وَهِیَ تَمَنِّیْ مِثْلِ النِّعْمَةِ الَّتِیْ عَلَی الْغَیْرِ مِنْ غَیْرِ تَمَنِّیْ زَوَالٍ عَنْ صَاحِبِهَا. (۱)

حسد کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی اور دوسری مجازی۔ حقیقی حسد یہ ہے کہ صاحبِ نعمت سے نعمت کے زوال کی تمنا کی جائے اور یہ باجماع المسلمین حرام ہے لیکن مجازی حسد وہ دوسرے لفظوں میں رشک ہے اور رشک کسی کے ہاں نعمت دیکھ کر اس کی آرزو کرنا ہے۔

(۱) المرقاۃ جلد ۴ صفحہ ۳۳۷

بغیر اس کے کہ صاحب نعمت سے زوال نعمت کی تمنا کی جائے۔

اس حدیثِ پاک میں حسد بمعنی مجازی ہے جسے رشک کہا جاتا ہے۔

وحدہ لاشریک کا ارشاد گرامی ہے:

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ. (القران)

نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے بڑھ جاؤ۔

نورِ الٰہی سے معمور

حَمَلَةُ الْقُرْآنِ هُمُ الْمُعَلِّمُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ وَالْمُتَلَبِّسُوْنَ بِنُوْرِ اللّٰهِ مَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰهَ وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَى اللّٰهَ. (۱)

قرآن کے حافظ ہی کلامِ الٰہی کی تعلیم دینے والے ہیں اور اللہ کے نور سے معمور ہیں جس نے ان سے دوستی کی اس نے یقیناً اللہ سے دوستی کی اور جس نے ان سے عداوت کی اس نے یقیناً اللہ سے عداوت کی۔

حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ هُمُ الْمُتَلَبِّسُوْنَ نُوْرَ اللّٰهِ اَلْمُتَعَلِّمُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ مَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰهَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَاحَمَلَةَ كِتَابِ اللّٰهِ اِسْتَجِيْبُوا اللّٰهَ بِتَوْفِيْرِ كِتَابِهٖ يَزِدْكُمْ حُبًّا وَيُحَبِّبْكُمْ اِلٰى خَلْقِهٖ. (۲)

(۱) کنز العمال اوّل صفحہ ۵۲۳/ الفردوس بماثور الخطاب جلد ۲ حدیث ۲۶۹۲

(۲) کنز العمال ۱/ ۵۲۷

قرآن کے حافظ ہی اللہ کی رحمت میں لپٹے ہوئے ہیں، اللہ کا نور زیبِ تن کیے ہوئے، اللہ کے کلام کا علم رکھنے والے ہیں۔

جس نے ان سے دشمنی کی تو یقیناً اس نے اللہ سے دشمنی کو مول لیا اور جس نے ان سے دوستی کی اس نے اللہ سے دوستی کی۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اے اللہ کی کتاب کے حافظو! اللہ کے احکامات مانو اس کی کتاب کی عزت کے سبب تو وہ تم سے اور محبت کرے گا اور تمہیں مخلوق میں محبوب بنا دے گا۔

حافظ قرآن کیلئے یہ کتنا بڑا اعزاز اور شرف ہے کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبانِ اقدس اسے معلم کتاب اللہ قرار دے رہی ہے۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک دن طلب علم کے لئے آنے والے ایک صحابی کو دیکھ کر ان الفاظ مبارکہ سے اپنی خوشی کا اظہار فرمایا:

مَرْحَباً بِطَالِبِ الْعِلْمِ إِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ تَحُفُّهُ الْمَلائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا. (۱)

طالب علم کے لئے مرحبا اور خوش آمدید ہو طالب علم کے لئے فرشتے

(۱) الترغیب والترہیب ۱/۵۹

اپنے بازوؤں سے اس پر سائبان تان دیتے ہیں۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

اَلْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيْكَانِ فِي الاَجْرِ. (۱)

عالم اور متعلم اجر میں دونوں شریک ہیں۔

اگر قران کریم کی تعلیم حاصل کرنے والے پر فرشتے اپنے بازوؤں سے سایہ کر دیتے ہیں تو قرآن کے معلم پر یقیناً وہ سایہ کرتے ہوں گے۔

اَلْمُتَلَبِّسُوْنَ بِنُوْرِ اللّٰهِ.

حفاظ کرام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ نورِ الٰہی ان کا لباس ہوتا ہے۔ ان کا تمام جسم اللہ جل جلالہ کے انوار میں ڈوبا ہوتا ہے۔ ان کے ہاتھوں میں ان کی زبان میں ان کے کانوں اور آنکھوں میں انوار الٰہی چمک رہے ہوتے ہیں۔

جس کے تمام اعضاء انوار الٰہی سے بھرے ہوئے ہوں اس سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا وہ فرشتوں کی طرح پاک وصاف ہوتا ہے اس کے ہاتھ پاؤں اس کی زبان وکان ہمیشہ اطاعتِ خداوندی کے لئے استعمال

(۱) ابن ماجہ حدیث ۲۲۸

وقال اخرجہ احمد۔ الطبرانی باسناد جید والحاکم وقال صحیح الاسناد

Scanned with CamScanner

ہوتے ہیں۔

اے وہ سعید روح جسے حفظ قرآن کی دولت سے نوازا گیا ایسی کوئی حرکت ومعصیت نہ کرنا جس سے انوار الٰہیہ تجھ سے دور ہو جائیں بلکہ ہمیشہ اطاعت وفرمانبرداری کی چادر کے سایہ تلے رہنا تاکہ قرآن کریم کے بے پناہ انوار سے تجھے مزید نوازا جائے۔

انوار قرآن کریم کی برکت یہاں تک ہوتی ہے کہ اس حافظ کی دوستی اللہ کی دوستی قرار پاتی ہے اور اس سے دشمنی براہِ راست اللہ سے دشمنی کے مترادف ہے۔

ایک اور حدیثِ پاک ملاحظہ فرمایئے!

حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْلِیَاءُ اللّٰهِ فَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَى اللّٰهَ وَمَنْ وَالاهُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰه. (۱)

بس جس نے ان سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی اور جس نے ان سے دوستی کی اس نے اللہ سے دوستی کی۔

اللہ وحدہ لاشریک کس محبت سے حفاظ کرام سے مخاطب ہے اور فرماتا ہے اے اللہ کی کتاب کو سینوں میں محفوظ کرنے والو! اللہ کے احکامات

(۱) مسند فردوس الدیلمی/ کنز العمال جلد اول صفحہ ۵۱۵

پر عمل پیرا ہو جاؤ اس نے تمہیں یہ عزت بخشی کہ اپنے کلام سے تمہیں سرفراز کر دیا اب تم پر لازم ہے کہ صراطِ مستقیم پر گامزن رہو کیونکہ کتاب اللہ کی عزت وحرمت یہی تقاضا کرتی ہے۔

نیکی کے راستہ پر چلنے سے اللہ تعالیٰ اپنی محبت بطور انعام عطا فرماتا ہے۔

جس سے اس کا خالق ومالک محبت کرے اس جیسا نیک بخت بھری کائنات میں کوئی نہیں۔ دوسرا انعام یہ ہے اللہ کی مخلوق بھی اس سے محبت وچاہت سے پیش آئے گی۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

يَاحَمَلَةَ الْقُرْاٰنِ! اِنَّ اَهْلَ السَّمٰوَاتِ تَذْكُرُوْنَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ فَتَحَبَّبُوا اِلَى اللّٰهِ بِتَوْقِيْرِ كِتَابِهٖ يَزْدَادُكُمْ حُبًّا يُحَبِّبْكُمْ اِلٰى عِبَادِهٖ. (۱)

اے قرآن کریم کے حافظو! یقیناً آسمانوں والے اللہ کے پاس تمہارا ذکر کر رہے ہیں۔ پھر اس کی کتاب کی عزت وحرمت کے سبب اللہ کے احکامات مانو تاکہ تمہیں مزید محبت والا بنا دے، اپنے بندوں میں تمہیں محبوب

(۱) کنز العمال صفحہ ۵۴۷

Scanned with CamScanner

کردے۔

اے قرآن کریم کو اپنے سینوں میں جگہ دینے والے! تیرا ذکر خیر قدسی زبانوں سے اللہ کی بارگاہ میں ہوتا رہتا ہے۔ یہ تیری شان قرآن کریم کے سبب سے ہے اس لئے اسی حرمت وعزت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ کے احکامات واوامر پر عمل پیرا رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان تجھے اسی دنیاوی زیب وزینت کا دھوکہ دے کر راہِ حق سے بُھلا دے۔

مستجاب الدعوات

مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ دَعْوَةً" مُسْتَجَابَةً" اِنْ شَاءَ عَجَّلَهَالَهُ فِي الدُّنْيَا وَاِنْ شَاءَ اَدْخَرَ هَالَهُ فِي الْآخِرَةِ.(۱)

جس نے قرآن کریم حفظ کیا اللہ کے ہاں اس کی دعا مقبول ہے۔ اگر اللہ چاہے تو دنیا میں جلد ہی اس کا ثمر اسے عطا کردے اور اگر چاہے تو آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ رکھ لے۔

کلامِ الٰہی کا یہ فیضان ہے کہ اسے حفظ کرنے والے خوش نصیب کی زبان میں یہ تاثیر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو رد نہیں کرتا بھلا وہ زبان جو کلام اللہ سے تروتازہ رہے وہی زبان اگر اپنے پروردگار سے کچھ مانگے تو اللہ وحدہ لاشریک ضرور اس کی سنتا ہے اور عطا بھی فرماتا ہے۔

مسند فردوس میں یہ حدیث ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

(۱) کنز العمال ۱/ ۵۴۸ عن جابر رضی اللہ عنہ

لِحَامِلِ الْقُرْآنِ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ. (۱)

حافظ قرآن کی دعا مقبول ہے۔

بعض اوقات حافظ قرآن سوچتا ہے کہ دعا مانگتے مانگتے عرصہ گزر رہا ہے لیکن قبولیت کے آثار نظر نہیں آ رہے تو یاد رہے کہ درج بالا حدیث سے قبولیت کا یہ مفہوم ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو دنیا میں اس کی دعا کا ثمر عطا فرما دے اور اگر چاہے تو اسے آخرت میں اس کے اجر سے سرفراز فرما دے۔

(۱) مسند الفردوس الدیلمی/ کنز العمال ۱/ ۵۱۷

رحمت کے سائبان تلے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَهٗ بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو بھی قوم کتاب اللہ کی تلاوت کرنے اور اس کتاب کی درس و تدریس کے لئے اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو جائے تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں جھرمٹ میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر خیر کرتا ہے ان قدسیوں میں جو اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ جن مدارس یا مساجد میں حفظ قرآن کی تدریس کا انتظام ہے ان کے لئے اور اساتذہ و طلباء کے

(۱) مسلم/ ابوداؤد باسناد صحیح

لئے اس حدیث پاک میں عظیم نوید ہے۔

اے کتاب الٰہی کی تلاوت اور اس کی درس وتدریس سے اللہ کے گھروں کو رونق بخشنے والو!

تم بڑے خوش نصیب ہو کہ رحمت حق تمہاری طرف جھوم جھوم کر آتی ہے۔ سکینت تم پر سایہ فگن ہوتی ہے اور اللہ کی نوری مخلوق تم پر اپنے پروں کو پھیلا دیتی ہے اور سب سے بڑی سعادت یہ ہے اللہ وحدہ لاشریک جو صمد بھی ہے اور غنی بھی وہ فرشتوں کی محفل میں تمہارا ذکر فرماتا ہے اور فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ کا وعدہ پورا فرماتا ہے۔

علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سکینت سے مراد وہ غیر مرئی مخلوق ہے جس کے نزول سے اطمینان وسکون نصیب ہوتا ہے اور ان کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

قَالَ النَّوَوِيُّ اَلْمُخْتَارُ اَنَّهَا مِنَ الْمَخْلُوْقَاتِ فِيْهِ طَمَانِيْنَةٌ" وَرَحْمَةٌ" وَمَعَهُ الْمَلآئِكَةُ. (۱)

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ" يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَاِلٰى جَانِبِهٖ حِصَانٌ" مَرْبُوْطٌ" بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ" فَجَعَلَتْ

(۱) مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۴ وقال متفق علیہ

تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ الْفَرَسُ يَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَذَكَرَ ذَالِكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ. (۱)

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی سورۃ کہف پڑھ رہا تھا اس کے قریب ہی ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک بادل نے اس پر سایہ کر دیا اور وہ بادل قریب تر ہوتا گیا اور گھوڑے نے اُچھلنا شروع کر دیا۔ بوقت صبح وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس سارے واقعہ کا ذکر کر دیا اس پر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ سکینت تھی جو قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی تھی۔

یہ اللہ تعالیٰ کی کتنی شانِ کریمی ہے کہ وہ تلاوت قرآن کریم کے وقت رحمت سے بھرپور سکینت کو نازل فرماتا ہے اور بعض نظر والوں کو بادل کی صورت میں دکھا بھی دیتا ہے۔ ایسے مناظر دیکھ کر قرآن کے قاری ایمان کی وہ دولت سینے میں سمیٹ لیتے ہیں کہ بڑی سے بڑی تحریص بھی ان کو متزلزل نہیں کر سکتی۔ کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ جب رحمت الٰہی جوبن پر آتی ہے اللہ کی نوری مخلوق فرشتے بنفس نفیس مرئی صورت میں قرآن سننے کے

(۱) مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۴ وقال متفق علیہ

لئے تشریف لے آتے ہیں۔

اس سلسلہ میں صحیحین کی ایک روایت ملاحظہ ہو:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت اُسَید بن حضیر نے اپنے بارے میں یوں بیان فرمایا کہ وہ رات کے وقت سورۃ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے اور ان کا گھوڑا ان کے قریب بندھا ہوا تھا۔ اچانک گھوڑے نے گھومنا شروع کر دیا۔ انہوں نے یہ دیکھ کر قرأت کو موقوف کر دیا تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا انہوں نے دوبارہ پڑھا گھوڑا پھر گھومنے لگا پھر وہ نماز سے فارغ ہو گئے۔ ان کا لڑکا یحیٰی گھوڑے کے قریب ﴿سویا ہوا﴾ تھا۔ انہیں اندیشہ ہوا کہ گھوڑا اسے تکلیف نہ پہنچا دے۔ جب انہوں نے اپنے لڑکے کو گھوڑے سے دور کیا اپنا چہرہ آسمان کی طرف کیا تو دیکھا کہ ایک سائبان میں قندیلیں روشن ہیں۔

صبح کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہ تمام ماجرا عرض کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے حضیر کے بیٹے! تم نے قرآن پڑھتے رہنا تھا۔ اے حضیر کے بیٹے! تم نے قرآن کی تلاوت جاری رکھنی تھی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ والہ وسلم میرا بیٹا گھوڑے کے قریب تھا میں ڈر گیا کہ کہیں گھوڑا میرے بیٹے کو روند نہ ڈالے..........

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تِلْکَ الْمَلآئِکَةُ دَنَتْ لِصَوْتِکَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ یَنْظُرُ النَّاسُ اِلَیْهَا. (۱)

اے اُسَید! وہ اللہ کی نوری مخلوق فرشتے تھے جو تیری تلاوت قرآن کی آواز سننے کے لئے آتے تھے اگر تو تلاوتِ قرآن کو جاری رکھتا تو لوگ اپنی آنکھوں سے فرشتوں کا دیدار کر لیتے۔

عشقِ الٰہی سے سرشار مومن جب اللہ سے مناجات کا تصور کر کے قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو نوری مخلوق میں ایک ہلچل پیدا ہو جاتی ہے اور وہ فرشتے بحکمِ الٰہی اس قرآن کو سننے اور قاری کے دیدار کے لئے زمین کی طرف کوچ کر لیتے ہیں۔ حافظ قرآن جب قرآن کی تلاوت دلِ دردمند اور چشم پرنم سے کرتا ہے تو اللہ کی رحمتیں اس کی طرف جوق در جوق لپکتی ہیں کبھی وہ سکینت کی صورت اختیار کرتی ہیں اور کبھی فرشتوں کے روپ میں ظاہر ہوتی ہیں۔

(۱) مشکوٰۃ بخاری و مسلم

Scanned with CamScanner

قدسیوں کا ساتھی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَاھِرُ بِالْقُرآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْکِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْہِ وَھُوَ عَلَیْہِ شَاقٌ" لَہٗ اَجْرَانِ. (۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماہر حافظ قرآن عزت والے اور نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور وہ آدمی جو قرآن پڑھے اور اس میں اٹک جائے اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔

یہ حدیث پاک ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

اَلَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَھُوَ مَاھِرٌ بِہٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْکِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَھُوَ عَلَیْہِ شَدِیْدٌ" لَہٗ اَجْرَانِ. (۲)

(۱) مشکوٰۃ وقال متفق علیہ

(۲) شرح السنۃ البغوی جلد۴ صفحہ ۴۳۰

وہ فرزند آدم جو قرآن کی تلاوت کرے اور وہ حافظ ہو تو وہ معزز اور نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور وہ تلاوت کرے اور تلاوت اس پر شدید ہو تو اسے دو چند اجر ملے گا۔

ماہر کے معنی کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ملا علی قاری فرماتے ہیں:

ھُوَ الْکَامِلُ الْحِفْظِ الَّذِیْ لَایَتَوَقَّفُ فِی الْقِرَاءَ ةِ وَلَا یَشُقُّ عَلَیْہِ. (۱)

ماہر اس کامل حافظ کو کہتے ہیں جو اس روانی سے تلاوت کرتا ہو کہ دورانِ تلاوت نہ رکتا ہو اور نہ ہی اس پر دشوار ہو۔

یہی علامہ موصوف رحمہ اللہ السفرۃ کے ضمن میں لکھتے ہیں:

اَلْمُرَادُ بِھَا الْمَلَآئِکَةُ الَّذِیْنَ ھُمْ حَمَلَةُ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظ. (۲)

سفرۃ سے مراد فرشتے ہیں جو لوح محفوظ کے حافظ ہیں۔

علامہ بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(۱) المرقاۃ شرح المشکوٰۃ صفحہ ۳۳۶ جلد ۴

(۲) المرقاۃ صفحہ ۳۳۶ جلد ۴

اَلسَّفَرَةُ : هُمُ الْمَلآئِكَةُ لانَّهُمْ يَنزِلُوْنَ بِوَحْيِ اللّٰهِ وَمَايَقَعُ بِهِ الصَّلاَحُ بَيْنَ النَّاسِ كَالسَّفِيْرِ يَصْلِحُ بَيْنَ الْقَوْمِ. (۱)

سفرہ سے مراد فرشتے ہیں کیونکہ یہ اللہ کی وحی اور وہ احکام جس سے لوگوں میں اصلاح ہو لے کر آتے ہیں جیسے سفیر قوم میں صلح کرواتا ہے۔

یہ بات واضح ہوئی کہ حافظ قرآن فرشتوں کے ساتھ ہے وہ جہاں بھی جائے اللہ کے معزز فرشتے اس کے رفیق ہیں اور کسی بھی خطرے کے موقع پر اس کے ایمان وایقان کی حفاظت کرتے ہیں۔

ایک اور نظریہ ملاحظہ ہو۔

قَالَ الْقَاضِیْ عَیَاضُ یَعْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ الْمُرَادُ بِکَوْنِہٖ مَعَ الْمَلائِکَةِ اَنْ یَکُوْنَ لَہٗ فِی الْاٰخِرَةِ مَنَازِلُ یَکُوْنُ فِیْھَا رَفِیْقاً لِلْمَلآئِکَةِ. (۲)

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ فرشتوں کی معیت سے مراد حافظ قرآن کے لئے آخرت میں ایسی منازل ہوں جہاں وہ ملائکہ کا رفیق وصدیق ہوگا۔

(۱) شرح السنۃ للبغوی صفحہ ۴۳۰ جلد ۴

(۲) المرقاۃ صفحہ ۳۳۶ جلد ۴

فرشتے گناہوں سے پاک ہیں اور فرشتوں کا ہمنشین بھی وہی ہوگا جو گناہوں سے پاک ہوگا تو اس بات سے یہ واضح اشارہ ہے کہ حافظ قرآن کریم کی برکت سے دنیا سے رخصت ہوتے وقت گناہوں سے اس طرح پاک ہوگا جس طرح اللہ کی نوری مخلوق گناہوں سے پاک ہے۔

زیر نظر حدیث پاک میں اٹک کر پڑھنے والوں کے لئے دوگنا اجر کا ذکر ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے تسلی کا سامان ہے جو روانی سے نہیں پڑھ سکتے پروردگار عالم جل جلالہ نے انہیں اپنی رحمت سے محروم نہیں فرمایا بلکہ دوگنے اجر کی نوید سنائی ہے۔ اس کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ جو روانی سے پڑھتا ہے اس کا اجر اٹک کر پڑھنے والے سے کم ہے بلکہ روانی سے پڑھنے والا اجر میں اس سے کہیں زیادہ ہے۔

حضرت ملا علی قاری حنفی نقشبندی رحمہ اللہ یوں فرماتے ہیں:

لَیْسَ مَعْنَاہُ اَلَّذِیْ یَتَتَعْتَعُ فِیْہِ لَہٗ مِنَ الاَجْرِ اَکْثَرُ مِنَ الْمَاھِرِ بَلِ الْمَاھِرُ اَفْضَلُ وَاَکْثَرُ اَجْراً مَعَ السَّفَرَةِ وَلَہٗ اُجُوْرٌ" کَثِیْرَةٌ" حَیْثُ اُنْدُرِجَ فِیْ سِلْکِ الْمَلائِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ. (۱)

اس کا یہ مفہوم نہیں کہ جو اٹک کر پڑھتا ہے اس کا اجر ماہر سے زیادہ

(۱) المرقاۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۳۳۹

بلکہ ماہر قرآن افضل ہے اور اجر میں بھی زیادہ ہے۔ اسے تو قدسیوں کی معیت نصیب ہے اور وہ بہت زیادہ اجروں کا مستحق ہے۔ اس طرح کہ وہ تو ملائکہ مقربین کی مقدس لڑی میں منسلک ہوگیا ہے۔

انسان کو قرآن کریم سے محبت کرنی چاہیے قطع نظر اس کے کہ وہ ماہر ہے یا اٹک کر پڑھنے والا ہے۔ وہ ہر صورت میں اجر کا مستحق ہے اور اللہ کی رضا و خوشنودی کا سزاوار ہے۔

اسلام کا علمبردار

حَامِلُ الْقُرْآنِ حَامِلُ وَأيَةِ الاِسْلَامِ وَمَنْ اَكْرَمَه‘ فَقَدْ اَكْرَمَ اللّٰهَ وَمَنْ اَهَانَه‘ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ. (١)

حافظ قرآن اسلام کے جھنڈے کو اُٹھانے والا ہے جس نے اس کی عزت کی تو یقیناً اس نے اللہ کی عزت کی اور جس نے اس کی اہانت کی تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

جھنڈا ہر آدمی کے ہاتھ میں نہیں دیا جاتا بلکہ جھنڈا سپہ سالار اور قائد کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ قائد ہی پوری قوم کی جان اور روح ہوتا ہے۔ اللہ وحدہ لاشریک نے حافظ قرآن کو اسلام کا جھنڈا بلند کرنے والا بنادیا۔

اے حافظ قرآن! اللہ نے اسلام کا جھنڈا تیرے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ اسلام کے دشمنوں کی نظر تجھ پر ہے اب اسلام کی عزت وناموس کا واسطہ کوئی ایسی حرکت نہ کردینا جس سے دشمنِ اسلام اسلام پر انگشت نمائی

(۱) کنز العمال صفحہ ۵۱۵ جلد اوّل

کر سکیں بلکہ سیرت و کردار کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا کہ جو بھی تجھے دیکھتا جائے اسلام کا گرویدہ ہوتا جائے۔

یہ عزت وشرف کسی کسی کو ملتا ہے کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حافظ قرآن کی عزت کو اللہ کی عزت قرار دے دیا اور حافظ قرآن کی طرف نظر اہانت سے دیکھنے والا غضب و پھٹکار کا مستحق قرار دیا گیا۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یوں بھی ارشاد فرمایا:

اَکْرِمُوْا حَمَلَةَ الْقُرْآنِ فَمَنْ اَکْرَمَهُمْ فَقَدْ اَکْرَمَنِیْ. (۱)

اے میرے امتیو! قرآن کے حافظ کی عزت کرو جس نے ان کی عزت کی اس نے یقیناً میری عزت کی۔

حافظ قرآن کی عزت اللہ کی عزت ہے اور حافظ قرآن کی تکریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی توقیر و تعظیم ہے۔

اب حافظ قرآن پر لازم ہے کہ اس عزت وشرف کا احساس کرے اور اپنے ظاہر و باطن کو قرآن کریم کے انوار سے ہمیشہ مزین رکھے۔

علامہ نووی رحمہ اللہ روایت فرماتے ہیں:

---

(۱) کنز العمال ۱/۵۱۲-الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی حدیث نمبر ۲۶۹۰
اتحاف الساتھ ۴/ ۴۶۷

حامِل" اَلْقُرْآنِ حَامِلُ رَأْیَةِ الْاِسْلَامِ لَایَنْبَغِیْ اَنْ یَّلْهُوَ مَعَ مَنْ یَّلْهُوْ وَلَا یَسْهُوَ مَعَ مَنْ یَّسْهُوْ وَلَا یَلْغُوَ مَعَ مَنْ یَّلْغُوْ تَعْظِیْماً لِحَقِّ الْقُرْآنِ. (۱)

قرآن کا حافظ اسلام کا علمبردار ہے۔ حقِ قرآن کی تعظیم کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے لئے مناسب نہیں کہ کسی لہو ولعب میں مشغول آدمی کے ساتھ مل کر لہو ولعب میں یا غافل کے ساتھ مل کر غفلت میں یا لغو باتیں کرنے والے کے ساتھ مل کر لغویات میں مشغول ہو جائے۔

امام حاکم نیسا پوری کی روایت کردہ اس حدیث پاک کو بھی ملاحظہ فرمایئے:

لَایَنْبَغِیْ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اَنْ یَجِدَّ مَعَ مَنْ جَدَّ وَلَا یَجْهَلَ مَعَ مَنْ جَهِلَ وَفِیْ جَوْفِهِ کَلَامٌ". (۲)

حافظ قرآن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ کسی اُلجھنے والے سے اُلجھے اور نہ کسی نادان کے ساتھ نادانی کرے کیونکہ اس کے پیٹ میں اللہ کا کلام ہے۔

---

(۱) التبیان النوری ۲۹

(۲) المستدرک جلد اوّل صفحہ ۵۵۲

اَغْنَی النَّاس

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَغْنَی النَّاسِ حَمَلَۃُ الْقُرْآنِ مَنْ جَعَلَہُ اللّٰہُ فِیْ جَوْفِہٖ. (۱)

پس نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سب سے زیادہ غنی حافظ قرآن ہیں جن کے سینے کو اللہ نے قرآن سے مزین وآراستہ فرمادیا۔

ایک دن رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا بتاؤ لوگوں میں غنی اور صاحب ثروت کون ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے چند مالدار صحابہ کا نام لے دیا۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سوچ کے دھارے بدلتے ہوئے فرمایا میری امت میں مالدار اور صاحب ثروت وہ ہے جو قرآن کا حافظ ہے، جس کے سینے میں قرآن محفوظ ہے۔

(۱) کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۵۱۰ بروایت ابن عساکر

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ایک اور ارشاد ملاحظہ ہو:

اَلْقُرْآنُ غِنًی لَا فَقْرَ بَعْدَہٗ وَلَا غِنٰی دُوْنَہٗ. (۱)

قرآن وہ دولت ہے کہ اس کے بعد فقر نہیں اور اس سے بڑھ کر کوئی تونگری نہیں۔

غنی وہ ہے جو قران کا حافظ ہے۔ صاحب ثروت وہ ہے جس کے سینے میں قرآن محفوظ ہے۔ غنی اور صاحب ثروت کسی کے سامنے دستِ سوال دراز نہیں کیا کرتے جو غنی ہو کر کسی سے کچھ مانگے اس پر افسوس ہی کیا جاسکتا ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ مَرَّ عَلٰی قَارِئٍ یَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک قاری کے پاس سے گزرے جو قرآن کی تلاوت کررہا تھا۔ تلاوت کے بعد اس نے مانگنا شروع کردیا۔

آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔

ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

(۱) مسند ابو یعلی موصلی

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَإِنَّهُ سَيَجِيئُ أَقْوَامٌ يَقْرَؤُوْنَ يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ بِهٖ.

پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سنا آپ فرمار ہے تھے جو قرآن پڑھے اسے چاہیئے کہ وہ اللہ سے مانگے۔ عنقریب ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور اس کے ذریعے لوگوں سے مانگیں گے۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد گرامی بھی اس بات کو مزید واضح کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ ارْفَعُوْا رُؤُوْسَكُمْ فَقَدْ وَضَحَ لَكُمُ الطَّرِيْقُ فَاسْتَبِقُوْا الْخَيْرَاتِ لَا يَكُوْنُوْا عِيَالاً عَلَى النَّاسِ. (۱)

اے قرآن کے قاریو! اپنے سروں کو بلند رکھو تمہارے سامنے راستہ بالکل واضح ہے۔ پس نیکیاں کرنے میں مسابقت اختیار کرو اور لوگوں پر بوجھ نہ بن جاؤ۔

سوال وہ کرتا ہے جس کے پاس مال و دولت کی کمی ہو۔ حافظ قرآن کو اللہ نے وہ دولت عطا فرمائی ہے جس کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔

(۱) التبیان النوری صفحہ ۲۹

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ رَأَىٰ أَنَّ أَحَداً أُوْتِيَ أَفْضَلَ مِمَّا أُوْتِيَ فَقَدِ اسْتَصْغَرَ مَا عَظَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى. (۱)

جس نے قرآن پڑھا پھر وہ یہ سمجھا کہ کسی اور کو اس سے افضل چیز دی گئی ہے تو اس نے یقیناً اسے حقیر سمجھا جسے اللہ تعالیٰ نے عظمتوں والا قرار دیا۔

سب سے افضل و اعلیٰ دولت قرآن کریم ہے۔ وہ آدمی بڑا ناسمجھ ہے جو قرآن کے ہوتے ہوئے کسی اور کے بارے میں افضل و برتری کا تصور قائم کرے۔

ادھر اسلام نے حافظ قرآن کی جلالتِ شان کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پر لازم قرار دیا کہ وہ بیت المال سے حفاظ کی کفالت کا انتظام کرے۔

حَامِلُ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَهُ فِيْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مِائَتَا دِيْنَارٍ. (۲)

(۱) احیاء العلوم الدین الغزالی

(۲) الفردوس بماثور الخطاب جلد دوم حدیث نمبر ۲۶۹۱

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ کی کتاب ''قرآن کریم'' کے حافظ کے لئے مسلمانوں کے بیت المال سے ہر سال دوسو دینار ہیں۔

علامہ عبدالرؤف مناوی رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

............اِلَّاوَزِیْدَ اَوْنُقِصَ بِقَدْرِ الْحَاجَةِ وَالْمَصْلَحَةِ کَمَادَلَّ عَلَیْهِ نُصُوْص'' اُخْرٰی. (۱)

حافظ قرآن کے لئے دوسو دینار سالانہ ہوں گے بشرطیکہ ان سے اس کی ضروریات پوری ہو جائیں ورنہ حاجت و مصلحت کے پیش نظر اس میں زیادتی یا کمی کی جاسکتی ہے۔ جیسے دیگر نصوص اس پر دلالت کرتی ہیں۔

ایک دوسری روایت میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر قاری کے لئے مسلمانوں کے بیت المال میں دوسو دینار یا دو ہزار درہم مقرر ہیں۔ اگر حکومت اس کو عطا کرے تو فبہا ورنہ آخرت میں دیئے جائیں گے۔ اور فتاویٰ کامل میں مرقوم ہے کہ ہر عالم و حافظ کا بیت المال سے حق ہے سالانہ دوسو دینار یا دو ہزار درہم۔ اگر گورنر ان کو نہ دے گا تو آخرت میں اس کی نیکیوں سے دلایا جائے گا اور اگر وہ گورنر نیکیاں نہ رکھتا ہوا ن کے گناہوں کا بار اس پر ڈالا جائے گا۔ (۲)

(۱) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر المناوی ۳۶۷ جلد سوم

(۲) تنویر اللمعان، لمعہ پنجم

مشتاق رسول

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَیَّ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اٰقْرَءُ عَلَیْکَ وَعَلَیْکَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اَشْتَهِیْ اَنْ اَسْمَعَه' مِنْ غَیْرِیْ فَقَرَأْتُ النِّسَآءَ حَتّٰی اِذَا بَلَغْتُ فَکَیْفَ اِذَاجِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰؤُلَآءِ شَهِیْدًا فَرَفَعْتُ رَأْسِیْ فَرَأَیْتُ دُمُوْعَه' تَسِیْلُ. (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو قرآن سناؤں حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری یہ خواہش ہے کہ میں کسی اور سے قرآن سنوں تو میں نے سورۃ النساء پڑھنی شروع کر دی اور جب میں

(۱) مسلم صفحہ ۲۷۰ جلد اوّل

كَيْفَ اِذَاجِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْداً

پر پہنچا تو میں نے اپنا سر اٹھایا ﴿میری نگاہ رُخ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر گئی﴾ تو دیکھا کہ آپ کی آنکھیں ساون برسا رہی ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

قَالَ حَسْبُكَ الآنَ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

﴿جب میں اس آیت تک پہنچا تو﴾ آپ نے فرمایا اب قرأت موقوف کیجئے تو میں نے دیکھا کہ آپ کی چشمانِ مبارک موتی لٹا رہی ہیں۔(۱)

علامہ بدرالدین عینی عمدۃ القاری شرح بخاری میں ایک اور حدیث پاک ذکر کرتے ہیں: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُمْ فِیْ بَنِیْ ظَفَرٍ وَمَعَهٗ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَنَاس" مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَاَمَرَ قَارِئاً فَقَرَاَهٗ فَاَتٰى هٰذِهِ الآيَةَ فَكَيْفَ اِذَاجِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ فَبَكٰى حَتّٰى ضَرَبَ لِحْيَاهُ وَوَجْنَتَاهُ فَقَالَ يَارَبِّ هٰذَا شَهِدْتُ عَلٰى مَنْ اَنَا بَيْنَ ظَهْرَيْهِ فَكَيْفَ عَلٰى مَنْ لَمْ أَرَهٗ.(۲)

(۱) بخاری
(۲) عمدۃ القاری شرح بخاری للعینی جلد ۲۰ صفحہ ۶۰

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس قبیلہ بنی ظفر میں تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور چند صحابہ تھے پس آپ نے ایک قاری کو پڑھنے کا حکم دیا جب وہ اس آیت

فکیف اذاجئنا من کل اُمة بشھید

پر پہنچا تو آپ رو دیئے یہاں تک کہ آپ کی داڑھی مبارک اور رخسار آنسوؤں سے تر ہو گئے پس آپ نے عرض کی اے میرے پروردگار میں تو جن کے درمیان ہوں ان کا تو گواہ ہوں جن کو میں نے نہیں دیکھا ان پر کیسے گواہی دوں گا۔

اس اشکال کو علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ درج ذیل حدیث پاک ذکر کر کے دور کرتے ہیں۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ لَيْسَ مِنْ يَوْمٍ اِلَّا وَيُعْرَضُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتُهٗ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً فَيَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ وَاَعْمَالِهِمْ فَلِذَالِكَ يَشْهَدُ عَلَيْهِمْ.(۱)

حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ ہر روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی امت صبح وشام پیش کی جاتی ہے پس آپ اپنی امت کو ان کے

(۱) عمدۃ القاری شرح بخاری للعینی جلد ۲۰ صفحہ ۶۰

چہروں اور اعمال سے پہچانتے ہیں اس وجہ سے آپ ان کی گواہی دیں گے۔

حیات ابدیہ سے متصف نبی صلی اللہ علیہ وسلم، اے اُمتی تیری گواہی دے گا وہ تجھے تیرے اعمال اور تیری اشکال وصورت سے پہچانتا ہے اس لئے تو بھی امتی ہونے کی لاج رکھتے ہوئے آپ کی شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی کوشش کر۔ یہ سعادت ہر آدمی کو نہیں ملتی بلکہ اس حافظ قرآن کو نصیب ہوتی ہے جو قرآن کریم کے ظاہری و باطنی حقوق کے ساتھ تلاوت کرتا ہو۔ اس کے دن اور رات آنسوؤں کی آمیزش سے قرآن کی تلاوت کرتے گزرتے ہوں اس کا ہر قدم شریعت مطہرہ کے مطابق ہو اللہ کے اوامر پر سختی سے کاربند ہو اور نواہی سے پوری شدت سے اجتناب برتتا ہو۔

آئیے مدینۃ الاولیاء سرہند شریف چلتے ہیں جہاں سید الاولیاء الکاملین آیۃ من آیات اللہ محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ اور آپ کے قدسی صفات اولاد امجاد رحمہ اللہ محو استراحت ہے۔

محبت میں یوں بھی ہوتا ہے کہ محبوب کے ساتھ محبوب کے شہر کی گلی کوچے سے پیار ہوتا ہے بلکہ اس شہر محبوب کے باسی بھی محبت وعنایت کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے شہر کے دو حفاظ کرام پر سرکار

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت کا مشاہدہ کیجئے۔ سرہند شریف میں سید عبداللہ اور ان کے ساتھ رحمہ اللہ قرآن کریم کی تلاوت میں مگن ہیں ایک دوسرے کو قرآن سنا رہے ہیں۔ دنیا ومافیھا سے بے خبر کلام الٰہی کی حلاوت میں گم ہیں اچانک چند عرب سوار آئے اور قریب ہی کھڑے ہو کر قرآن سننا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ان میں سے جوان کا سردار تھا گویا ہوا۔

اے قرآن کے قاریو! تم نے قرآن کا حق ادا کر دیا۔ اتنا کہہ کر وہ قافلہ رخصت ہو گیا۔ یہ دونوں بزرگ بعد میں باتیں کرنے لگے کہ یار یہ کون لوگ تھے ان کے چہرے بڑے پُررونق تھے خصوصاً ان کے رئیس کا چہرہ پرانوار کا ایسا جامہ تھا کہ نظر جما کر دیکھنا ممکن نہ تھا۔ میں تو دیکھ کر اپنے آپ کو قابو نہ رکھ سکا اور ان کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔

اسی دوران اسی عرب وضع قطع کا ایک اور سوار آیا اور ان حفاظ کرام سے مخاطب ہوا، اے قرآن کے قاریو! کیا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف لائے تھے اگر تشریف لائے تھے تو اب کہاں تشریف لے جا چکے ہیں۔ ان حفاظ کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ گئے۔ ہائے اللہ کے محبوب تشریف لائے تھے ہم ان کی قدم بوسی نہ کر سکے۔ جس ذاتِ اقدس کا کلمہ پڑھتے ہیں اس نے کرم فرمایا ہم ان کا جی

بھر کر دیدار بھی نہ کر سکے۔(۱)

بعض علماء فرماتے ہیں وہ نو وارد عربی سواران حفاظ کی کیفیت کو بچشم سر ملاحظہ کر رہا تھا کہ وہ دونوں حفاظ اس طرف متوجہ ہوئے اس کی سواری کی رکاب پکڑ کر کہتے ہیں کہ بتاؤ تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا جس کا پوچھنا تھا اس کا پوچھا نہیں میرا پوچھتے ہو؟ انہوں نے جواباً کہا تم بھی کوئی معمولی آدمی معلوم نہیں ہوتے۔ اس نو وارد عربی سوار نے کہا! مجھے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی ابو ہریرۃ کہتے ہیں (رضی اللہ عنہ)

رات سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلم نے اپنے روضہ شریف میں فرمایا تھا کہ صبح سرہند کے قاریوں کا قرآن سننے چلیں گے تم بھی ساتھ چلنا اور پھر صبح مجھے کسی اور کام بھیج دیا میں اس کام سے فارغ ہو کر آیا ہوں تو آپ روانہ ہو چکے تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اپنے والد گرامی قدر حضرت شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اس صحراء میں کئی

---

(۱) انفاس العارفین مترجم مطبوعہ نوری بک ڈپو لاہور میں سیّد عبداللہ کا وطن ''کھیڑی'' لکھا ہے اور لکھا ہے کہ ''پنجاب کے ایک بزرگ کی قربت میں پہنچے جو علم قرأت میں مہارتِ تامہ رکھتا تھا اور صحراء کی ایک مسجد میں وقت گزار رہا تھا۔

دن تک بھینی بھینی خوشبو مہکتی رہی۔(۱)

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

اے قرآن کریم کو اپنے سینے میں محفوظ کرنے والے!

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ پر چلنا اپنی زندگی کا شعار بنا۔ لے، احکام شریعہ کے مطابق حیات مستعار کے چند روز گزارنے کی سعی کر، عشقِ الٰہی سے سرشار ہو کر قرآن کی تلاوت کو حرزِ جاں بنا لے ہو سکتا ہے لطف وکرم والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم تجھ پر بھی ہو جائے اور تیرے بخت بھی آسمان سعادت پر ماہتاب بن کر چمکنا شروع کر دیں۔

---

(۱) انفاس العارفین

اشراف الامت

اَشْرَافُ أُمَّتِیْ حَمَلَۃُ الْقُرْاٰنِ وَاَصْحَابُ اللَّیْلِ.(۱)

اشرف الامت حفاظ قرآن اور اصحاب اللیل ہیں۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے امت میں اشرف واکرم حفاظ کرام کو قرار دیا۔ یہ شرف اور یہ بزرگیاں قرآن کریم کو سینے میں محفوظ کرنے کی وجہ سے ہیں۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات مبارکہ سے حفاظ کرام کی شرافت وعظمت کو واضح فرمایا:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ الْبَدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِکِتَابِ اللّٰهِ.(۲)

حضرت ابن مسعود انصاری بدری سے روایت ہے کہ

(۱) کنز العمال ۱/۵۰۱ جلد اوّل

(۲) مسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قوم کی امامت وہ شخص کرائے جو قرآن کا زیادہ قاری ہو۔

مصلیٰ امامت پر کھڑا ہونا بہت بڑا منصب ہے۔ ایسی جگہ جہاں کوئی امام مقرر نہ ہو وہاں جب افراد جماعت کے لئے کھڑے ہوں گے تو ان کی امامت وہی کروائے گا جو قرآن کا زیادہ حافظ ہوگا۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ خلافت میں ان افراد کو مشاورت کے لئے منتخب فرمایا کرتے تھے جو قرآن کے حافظ زیادہ ہوتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابُ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمَشَاوَرَتِهٖ كُهُوْلاً وَّشَبَاباً.(۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اصحاب مجلس اور اصحاب مشاورت حفاظ کرام عمر رسیدہ ہوں یا جوان دونوں ہوتے تھے۔

بارگاہِ خداوندی میں سر بندگی جھکانے کے لئے فرائض امامت ہوں یا ملکی معاملات کے لئے مشاورت ہو ہر جگہ حفاظ قرآن کو ترجیح دی جاتی ہے۔

(۱) البخاری

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں مکہ مکرمہ کا گورنر نافع بن حارث کو بنادیا پھر ایک مرتبہ آپ کی گورنر مکہ سے ملاقات عسفان پر ہوئی آپ نے ان سے پوچھا؟

مَنْ اِسْتَخْلَفْتَ عَلٰى اَهْلِ الْوَادِيْ؟

اہل وادی پر اپنا نائب کسے بنا کر آئے ہو؟

اس پر نافع بن حارث نے جواب دیا!

اِسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ اِبْنَ اَبْزٰى

میں نے ابن ابزی کو جانشین مقرر کیا ہے۔

اس پر آپ نے استفسار کیا کہ ابن ابزی کون ہے؟ تو نافع بن حارث نے جواب دیا ہمارا آزاد کردہ غلام ۔آپ نے پھر ازراہِ تعجب استفسار کیا:

اپنی عدم موجودگی میں اہل مکہ پر ایک غلام کو اپنا نائب بنا کر آئے ہو!

انہوں نے جواباً عرض کی کہ ابن ابزی قرآن کا قاری اور فرائض کا عالم اور بہترین فیصل ہے۔

حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا:

تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَاماً وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ. (۱)

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بعض اقوام کو عزت ورفعت عطا فرماتا ہے اور اسی کے ذریعے بعض کو پستیوں میں دھکیل دیتا ہے۔

نافع نے ابن ابزیٰ کے استخلاف کے جواز کے لئے اس کے تین وصف گنوائے لیکن حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی نظر میں حفظ وقراءتِ قرآن ہی ایک ایسا وصف ہے جس کے ذریعے ایک غلام کو مکہ مکرمہ کا عامل بنایا جاسکتا ہے۔ یقیناً اس قرآن کے ذریعے ہی اللہ اقوام کو عزت عطا فرماتا ہے۔

شیخ نصر بن محمد سمرقندی المتوفی ۳۷۳ھ کی نقل کردہ اس روایت میں صرف ابن ابی ابزی کا ایک ہی وصف مذکور ہے۔

قَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسْتَعْمِلُ رَجُلاً مِنَ الْمَوَالِي عَلٰى قُرَيْشٍ قَالَ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ لَمْ اَدَعْ خَلْفِيْ اَحَداً أَقْرَأ لِلْقُرْآنِ مِنْهُ. قَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعَمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى رَفَعَ بِالْقُرْآنِ رِجَالاً وَوَضَعَ رِجَالاً وَاِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ اَبْزٰى

(۱) ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۱۸

مِمَّنْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ بِالْقُرآنِ. (۱)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا آپ نے ایک غلام کو سردارانِ قریش پر حاکم مقرر کر دیا ہے تو انہوں نے عرض کی اے امیر المومنین میں نے اپنے بعد اس سے بڑھ کر کسی کو قرآن کا قاری نہ پایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بہتر یقیناً اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعہ بہت سے افراد کو رفعت عطا فرماتا ہے اور بہت سوں کو پستی میں لے جاتا ہے اور یقیناً عبدالرحمٰن بن ابی ابزی ان افراد سے ہے جنہیں اللہ نے قرآن کی وجہ سے عزت ورفعت عطا فرمائی۔

حافظ قرآن کے لئے شرف بزرگی عارضی نہیں بلکہ دائمی ہے۔

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمَا اَكْثَرُ اَخْذاً لِلْقُرْاٰنِ اِنْ اُشِيْرَ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحَدِ. (۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

(۱) تنبیہ الغافلین للسمرقندی صفحہ ۳۲۸

(۲) البخاری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد میں سے دو دو آدمیوں کو ایک قبر میں جمع فرمارہے تھے پھر آپ استفسار فرماتے کہ ان میں سے کسے قرآن زیادہ یاد ہے اگر ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا ﴿کہ اسے قرآن دوسرے کی نسبت زیادہ یاد ہے﴾ تو آپ اسے لحد میں پہلے اتارتے۔

سنن ابن ماجہ میں یوں مذکور ہے:

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذاً لِلْقُرْاٰنِ، فَاِذَا اُشِيْرَ اِلٰى اَحَدِهِمْ قَدَّمَهُ فِي اللَّحَدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ" عَلٰى هٰؤُلَآءِ. (۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء احد میں دو یا تین افراد کو قبر میں جمع فرماتے پھر آپ حاضرین سے پوچھتے ان میں سے کسے زیادہ قرآن کریم یاد تھا جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو لحد میں آپ اسے پہلے اتارتے اور فرماتے میں ان پر گواہ ہوں۔

(۱) ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۵۱۴ باب ماجاء فی الصلوٰۃ علی الشھد

حافظ قرآن کی کتنی عظمت ہے کہ شہداء احد میں بھی اسے امتیاز حاصل ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حفظ قرآن کی وجہ سے اسے قبر میں پہلے اتارتے ہیں وہ انسان کتنا خوش نصیب ہے جسے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں پر خود ترجیح دیں اور اسے سب سے پہلے اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کی عظمت ورفعت شان کا عملی اظہار فرمادیں۔

حیاتِ جاوداں

اِذَامَاتَ حَامِلُ الْقُرْآنِ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَى الْاَرْضِ اَنْ لَّا يَأْكُلِي لَحْمَهٗ، قَالَتْ: اِلٰهِي كَيْفَ آكُلُ لَحْمَهٗ وَكَلَامُكَ فِي جَوْفِهٖ. (۱)

جب حافظ قرآن دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرماتا ہے کہ اس کے گوشت کو مت کھانا وہ عرض کرتی ہے الٰہی میں اس کے گوشت کو کیسے کھا سکتی ہوں جب کہ تیرا کلام اس کے سینے میں ہے۔

کلامِ الٰہی کا حافظ حیاتِ جاوداں سے متصف ہو جاتا ہے۔ موت آنے سے بھی وہ مرتا نہیں بلکہ اپنی قبر میں تروتازہ رہتا ہے۔ وہ قادر قیوم اللہ جو شہید کو زندگی عطا فرما سکتا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ اپنے کلام کے حافظ کو قبر میں بھی زندگی سے سرفراز فرمادے۔

---

(۱) الفردوس بماثور الخطاب جلد اوّل حدیث نمبر ۱۱۱۲ روایت من جابر وعزاہ السیوطی/ بیہقی وترمذی وابن ماجہ/ کنزل العمال ۵۵۵ جلد اوّل

دانائے شیراز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خوشبودار مٹی سے میں نے پوچھا تیرا نام عنبر ہے یا کستوری؟ اس نے جواباً کہا میں حقیر سی خاک ہوں لیکن گلاب کی پتیاں مجھ پر گرتی رہیں جن کی وجہ سے مجھ میں بھی خوشبو پیدا ہوگئی۔

جمالِ ہمنشیں درمن اثر کرد

وگرنہ من ہما خاکم کہ ہستم

انسان تو فانی ہے لیکن حیی وقیوم اللہ کا کلام جب اس کے سینے میں گھر کرلیتا ہے تو اس کلامِ الٰہی کا یہ اثر ہوتا ہے کہ فانی بھی باقی بن جاتا ہے پھر موت بھی اسے فنا کے سمندر میں نہیں پھینک سکتی۔

۱۹۸۲ء میں ظاہر ہونے والی قدرت الٰہیہ ملاحظہ ہو۔

مظفر گڑھ ۴ نومبر (نمائندہ جنگ) نواحی گاؤں مونڈ کا میں ایک قبر کی کھدائی کے دوران سر پر کسی لگنے سے ایک پرانی میت کے سر سے خون بہنے لگا۔

یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب قریبی بستی شاہ والی کے قبرستان میں ایک قبر کی کھدائی کے دوران کسی کی ضرب ایک پرانی قبر میں دفن میت کے سر میں لگی جس پر اس سے خون بہنا شروع ہوگیا۔ یہ صورت حال دیکھ کر گورکن خوفزدہ ہوکر بھاگ اُٹھے تحقیق کے بعد پتہ چلا کہ یہ میت ایک حافظ قرآن کی

تھی۔(۱)

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے وقتاً فوقتاً ایسی چیزوں کا اظہار فرماتا رہتا ہے جس سے اس کی اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی حقانیت ہر انسان پر اس طرح واضح ہوجاتی ہے کہ یارائے انکار نہیں رہتا۔

کیا اس واقعہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حافظ قرآن کی حیات کے بارے میں جو درج بالا ارشاد فرمایا کیا اس کی صداقت اظہر من الشمس نہیں ہوگی۔

فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ

اسی سلسلہ میں اللہ جل شانہ کی حافظ قرآن پر مزید کرم نوازیاں ملاحظہ ہوں۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے ذکر فرمایا کہ

عبداللہ بن محمد بن منصور نے فرمایا کہ ابراہیم حفار قبر کھودنے میں مصروف تھے کہ ساتھ والی قبر کی اینٹیں کھل گئیں اور وہاں سے کستوری کی خوشبو آنے لگی میں نے دیکھا کہ ایک سفید ریش بزرگ قرآن کریم کی

---

(۱) روزنامہ جنگ لاہور جمعہ ۱۸ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ/ ۵ نومبر ۱۹۸۲ء ۲۰ کاتک ۲۰۳۹ب/ مخزونہ لائبریری جامعہ ریاض العلوم پیپلز کالونی فیصل آباد۔

تلاوت فرما رہے ہیں۔(۱)

حافظ قرآن جب صبح وشام اللہ کے کلام کی تلاوت میں مصروف رہتا ہے اسے تلاوت قرآن کے بغیر چین نہیں آتا تو پروردگار عالم جل جلالہ اس کی قرآن سے محبت کی لاج رکھتے ہوئے اسے قبر میں بھی قرآن کریم پڑھنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔

کیا قبر میں ایسے اعمال کا صدور ممکن ہے؟

اس سلسلہ میں حدیث شریف پیش کی جاتی ہے۔

اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَآءٌ" یُصَلُّوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ.(۲)

انبیاء کرام زندہ ہیں اور اپنے اپنے مزارات میں نماز ادا فرماتے ہیں۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ المعراج حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے مزار پر انوار میں نماز پڑھتے دیکھا۔

اگر انبیاء کرام کو اللہ وحدہ لاشریک یہ سعادت عطا فرماتا ہے کہ وہ اپنے مزارات میں عبادت خداوندی کا لطف ولذت اٹھائیں تو انبیاء کرام

(۱) تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو تنویر اللعان لمعہ پنجم

(۲) مسند ابی یعلی موصلی۔ سلسلہ الاحادیث الصحیح الالبانی وقال حدیث صحیح۔

سے فیض لینے والے اور ان کی سنتوں پر ساری زندگی کاربند رہنے والے امتیوں کو بھی اللہ ان کے طفیل قبر میں عبادات کی توفیق وسعادت عطا فرما سکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَآءَهٗ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ" فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ" يَقْرَأُ سُوْرَةَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ.(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے اپنا خیمہ ایک قبر پر لگا دیا انہیں اس چیز کا خیال ہی نہ آیا کہ یہ قبر ہے اچانک اس میں ایک انسان ﴿صاحب قبر﴾ کی سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھنے کی آواز آئی اور اس نے سورۃ کو آخر تک پڑھا۔ پس وہ صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا عرض کر دیا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۱) مشکوٰۃ المصابیح ۱۸۸

Scanned with CamScanner

یہ سورۃ عذاب کو روکنے والی ہے یہ نجات دینے والی ہے اپنے پڑھنے والے کو اللہ کے عذاب سے بچاتی ہے۔

ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبر سے تلاوت قرآن کو سننا اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر مہر تصدیق ثبت کرنا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حافظ قرآن جو قرآن کے تمام حقوق کی رعایت رکھیں مرتے نہیں بلکہ اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض خوش نصیبوں کو یہ سعادت ملتی ہے کہ وہ اپنی قبروں میں قرآن کریم کی تلاوت بھی کرتے ہیں۔

فَلَکَ الْحَمْدُ یَا اَللّٰہُ! اِنکَ اَنْتَ رَزَقْتَهُمْ هٰذِهِ السَّعَادَةَ الْعُظْمٰی

نجات یافتہ

ثَلاثَةٌ" تَحْتَ الْعَرْشِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. اَلْقُرْآنُ یُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهُ ظَهْرٌ" وَبَطْنٌ" وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ. (۱)

تین عرش کے نیچے ہوں گے قیامت کے دن:

۱۔ قرآن بندوں کے بارے میں جھگڑا کرے گا۔ اس کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔

۲۔ امانت

۳۔ صلہ رحمی

قرآن کریم قیامت کے روز اللہ سے عرض کرے گا اے میرے اللہ! یہ وہ شخص ہے جس نے دنیا میں مجھ سے محبت کی مجھے یاد کیا اب قیامت کے روز تو اس کی مغفرت فرما دے۔ اللہ اپنے فضل وکرم سے قران کی اس درخواست کو قبول فرمائے گا اور قرآن والے کی مغفرت کا پروانہ جاری

(۱) مشکوۃ/شرح السنہ للبغوی

فرمادے گا۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نِعْمَ الشَّفِيْعُ الْقُرْآنُ لِصَاحِبِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ يَارَبِّ اَكْرِمْهُ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ زِدْهُ فَيُكْسٰى كِسْوَةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ زِدْهُ اِرْضَ عَنْهُ فَلَيْسَ بَعْدَ رِضَى اللّٰهِ شَىْءٌ.(۱)

قیامت کے دن قرآن کتنا بہترین شفاعت کرنے والا ہے۔ صاحب قرآن کیلئے عرض کرے گا اے پروردگار اس حافظ قرآن کو عزت سے سرفراز فرما پس اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا پھر عرض کرے گا اے پروردگار! مزید اضافہ فرما پس اس صاحبِ قرآن کو کرامت کا لباس پہنایا جائے گا۔ پھر عرض کرے گا اے پروردگار مزید اضافہ فرما اس سے راضی ہو جا پس اللہ کی رضا سے بڑھ کر تو کوئی انعام نہیں۔

قیامت کے ہولناک دن جب لوگ اپنے اپنے اعمال کی وجہ سے ندامت و رسوائی کا سامنا کریں گے اس وقت حافظ قرآن کیلئے خود قرآن شفاعت کرے گا اور اسے عزت وسرفرازی کی خلعت اور تاج دلوائے گا اور

(۱) کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۵۴۰

آخر میں پروردگار کی رضا کا انعام بھی اسے دلوا دے گا۔

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ

اللہ کی رضا سب سے بڑی دولت ہے۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ يُحِلُّ حَلَالَهٗ وَيُحَرِّمُ حَرَامَهٗ حَرَّمَ اللّٰهُ لَحْمَهٗ وَدَمَهٗ عَلَى النَّارِ وَجَعَلَهٗ رَفِيْقَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كَانَ الْقُرْآنُ حُجَّةً لَّهٗ.(۱)

جس نے قرآن پڑھا رات اور دن طویل ساعتوں میں اس کے ساتھ قیام کرتا رہا اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام جانتا رہا اللہ تعالیٰ اس کے گوشت اور خون کو آگ پر حرام کر دے گا اور اسے معزز نیک فرشتوں کا رفیق بنائے گا۔ یہاں تک کہ جب قیامت کا دن ہوگا قرآن اس کی سفارش کرے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت کرتے ہیں:

(۱) کنز العمال اول ۵۳۵/طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

Scanned with CamScanner

يَـجِيْـئُ صَـاحِبُ الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِفَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ يَارَبِّ حَلِّـهِ فَيُلْبَسُ تَـاجَ الْـكَـرَامَةِ ثُـمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْـكَـرَامَةِ ثُـمَّ يَـقُـوْلُ يَـارَبِّ اَرْضِ عَـنْـهُ فَيَرْضٰى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهُ اِقْرَأْوَارْقَ وَيَزْدَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً. (١)

صاحبِ قرآن کوقیامت کے دن بارگاہِ خداوندی میں پیش کیا جائے گا۔قرآن کہے گا اے پروردگار!اسے لباس رحمت عطا فرما پس اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا پھرعرض کرے گا اے پروردگار!اس سے راضی ہوجا پس اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوجائے گا پھراسے کہا جائے گا قرآن پڑھواور ترقی کرتے چلے جاؤاوراسے ہرآیت کے بدلے ایک نیکی کا اضافہ کردیا جائے گا۔

صاحب قرآن اس یوم جزاء میں عذاب وسختی سے محفوظ رہے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِحْفَظُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَايُعَذِّبُ بِالنَّارِ قَلْباً وَعَى الْقُرْاٰنَ. (٢)

---

(١)المستدرک للحاکم ۲/۱۱۵/الترغیب والترہیب

(٢)شرح السنہ للبغوی

قرآن حفظ کرو بے شک اللہ تعالیٰ آگ کا عذاب اس دل کونہیں دے گا جس نے قرآن کریم یاد کیا۔

یہ حدیث ان الفاظ سے بھی ہے:

اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَايُعَذِّبُ قَلْباً وَعَى الْقُرْاٰنَ. (١)

قران پڑھواللہ تعالیٰ ایسے دل کوعذاب نہیں دے گا جس نے قرآن کومحفوظ کرلیا۔

مسند الفردوس میں قلب کی جگہ عبد کالفظ مذکور ہے۔

لَايُعَذِّبُ اللّٰهُ عَبْداً اَوْعَى الْقُرْآنَ. (٢)

اللہ ایسے بندے کوعذاب نہیں دے گا جس نے قرآن کریم حفظ کرلیا۔

اس بات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بھی ذکر فرمایا ہے:

لَوْجُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ مَااحْتَرَقَ.

اگرقرآن کوکسی چمڑے میں رکھا جائے پھراسے آگ میں پھینک دیا جائے تووہ نہیں جلے گا۔

---

(١) کنزالعمال اوّل ۵۱۲

(٢)مسند الفردوس بماثور الخطاب

Scanned with CamScanner

اس کا ایک مفہوم تو واضح ہے کہ آگ قرآن کریم کو نہیں جلاتی کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ مکان پورا جل گیا لیکن اس کے طاق میں رکھا ہوا قرآن محفوظ رہا۔

یہ بھی ہوا کہ جہاز آگ کی لپیٹ میں آگیا اور جل کر خاکستر ہو گیا بلکہ جلتے وقت اس کی اتنی تپش تھی کہ قریبی تمام فصلیں اور درخت جل گئے لیکن اللہ کی شان کہ اسی جہاز میں موجود قرآن کریم کا نسخہ آگ کی دست برد سے محفوظ رہا۔

محدثین کرام رحمہم اللہ اس کا ایک دوسرا مفہوم بیان فرماتے ہیں کہ جس انسان کے سینے میں قرآن ہو اسے جہنم کی آگ نہیں جلا سکتی۔

واقعی جس کا سینہ قرآن کے انوار سے معمور ہو اسے جہنم کی آگ کیسے جلا سکتی ہے۔

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جب حقیر کھال کو قرآن کی ادنیٰ مجارات اور ہمسائیگی کی بناء پر یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ اسے آگ نہیں جلاتی تو حافظ قرآن کے دل اور عامل قرآن کے بدن کا کیا پوچھنا جس میں قرآن سالہا سال اور مدت دراز تک رہا اس کو تو آتشِ دوزخ اور بعد دحجاب کی آگ سے بطریق اولیٰ نجات ملے

گی۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَوْ كَانَ الْقُرْاٰنُ فِي اِهَابٍ مَامَسَّتْهُ النَّارُ. (۱)

اگر قرآن کسی کھال میں ہو تو آگ اس کھال کو نہ چھوئے گی۔

آگ کا حافظ قرآن کو جلانا تو درکنار اسے چھو بھی نہیں سکتی کیونکہ علم وحکمت کے دریا اس کے سینے سے ضوفشاں ہیں بھلا آگ ان انوار کو کیسے جلا سکتی ہے بلکہ انوار کلامِ الٰہی آگ کو سرد کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے جب مومن پل صراط سے گذر رہا ہوگا جہنم پکار کر کہے گی: جُزْ يَامُؤْمِنُ اِنَّ نُوْرَكَ اَطْفَأَلَهَبِيْ. (۲)

اے مومن جلدی گذر جا تیرا نور میری آگ کے شعلوں کو سرد کر رہا ہے۔

یقیناً جب حافظ کلام الٰہی جہنم کے اوپر سے گذرے گا تو جہنم کچھ زیادہ ہی واویلا کرتے ہوئے اس سے جلدی گذر جانے کی درخواست کرے گی کیونکہ اس کے دل میں ایمان کے ساتھ نور کلام الٰہی بھی ہوگا۔

---

(۱) احیاء العلوم الدین للغزالی

(۲) تفسیر کبیر للرازی

Scanned with CamScanner

عرش الہٰی کے سایہ میں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلاثَةٌ" لا يَهُولُهُمُ الْفَزَعُ الاكْبَرُ وَلا يَنَالُهُمُ الْحِسَابُ وَهُمْ عَلٰى كَثِيبٍ مِنْ مِسْكٍ حَتّٰى يُفْرَغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلآئِقِ رَجُلٌ" قَرَأَ الْقُرْآنَ اِبْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَاَمَّ بِهٖ قَوْماً وَهُمْ رَاضُوْنَ وَدَاعٍ يَدْعُوْاِلَى الصَّلَوَاتِ اِبْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَعَبْدٌ" اَحْسَنَ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ وَفِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ. (۱)

تین ایسے خوش نصیب ہوں گے کہ انہیں قیامت کی ہولناکیاں بھی پریشان نہ کرسکیں گی اور نہ ہی ان سے حساب لیا جائے گا اور وہ کستوری کے ٹیلے پر ہوں گے یہاں تک کہ مخلوق کے حساب سے فراغت ہوجائے۔ ایک وہ آدمی جس نے اللہ کی رضا کے لئے قرآن پڑھا اور پھر اس سے قوم کی

(۱) الطبرانی فی المعجم الاوسط

امامت کرائی اور وہ قوم اس سے راضی رہی اور دوسرا وہ داعی جس نے نماز کے لئے بلایا اللہ کی رضا کی خاطر اور تیسرا وہ غلام جس نے اپنے اور اپنے مالک نیز اپنے اور اپنے اللہ کے درمیان معاملات کو نہایت عمدگی سے نبھایا۔

یہ سرفرازیاں اور یہ کرم نوازیاں اس فرزند آدم کے لئے ہیں جس نے اپنے سینے کو قرآن کے لئے کشادہ کردیا پھر قرآن کریم نے لمحہ لمحہ اس پر اپنی برکتیں ظاہر کیں محشر کے بھرے میدان میں اس کی سفارش کی اسے تاج کرامت پہنایا اسے اللہ کی بارگاہ سے عزت وحرمت کا جوڑا دلوایا۔ رضائے الٰہی کا پروانہ اس کے ہاتھ میں دلوایا اور پھر عرش الٰہی کے سایہ میں نہایت شان وشوکت سے کستوری کے ٹیلہ پر بٹھایا۔

اے اللہ! قرآن کی سعادتیں ہر آدمی کو نصیب فرما، ہر ظلمت کدہ دل کو اپنے کلام کے انوار سے منور فرما اور ہر گھر کو اس چشمہ علم وحکمت سے سیراب فرما۔ آمین

بِجَاهِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

والدین کے لئے رحمت

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَافِيْهِ اَلْبَسَ اللّٰهُ وَالِدَيْهِ تَاجاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُه، اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنيا فَمَاظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا. (۱)

جس نے قرآن کریم پڑھا اور اس کے احکامات پر عمل کیا اللہ اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنائے گا جس کی روشنی زیادہ حسین ہوگی سورج کی روشنی سے تمہارے گھروں میں۔ اس آدمی کے مرتبہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جس نے اس پر عمل کیا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا بے پناہ لطف وکرم ہے کہ بیٹے کی وجہ سے اس کے باپ کو سرفراز فرماتا ہے۔

شرح السنہ للبغوی کی روایت ملاحظہ ہو:

(۱) ابوداؤد/ مسند احمد/ المستدرک/ الترغیب والترہیب

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَحْكَمَه، وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ أَلْبِسَ وَالِدَه، تَاجاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (۱)

جس نے قرآن پڑھا پھر اسے اچھی طرح یاد رکھا اور اس کے احکامات پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا۔

والدین کو تاج کے علاوہ اللہ قیامت کے دن عزت وکرامت کا جوڑا بھی عطا فرمائے گا۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَتَعَلَّمَه، وَعَمِلَ بِهٖ أَلْبِسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجاً مِنْ نُوْرٍ ضَوْؤُه، مِثْل ضَوْءِ الْقَمَرِ وَيُكْسٰى وَالِدَاه، حُلَّتَيْنِ لَايُقَوَّمُ لَهُمَا الدُّنْيَا فَيَقُوْلَانِ بِمَ اُكْسِيْنَا هٰذَا فَيُقَالُ بِاَخْذِوَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ. (۲)

جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا اسے ﴿حافظ قرآن کو﴾ قیامت کے دن نور کا تاج پہنایا جائے گا۔ اس کی روشنی چاند کی روشنی کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو جوڑے پہنائے جائیں گے جن کا معاوضہ پوری دنیا نہیں ہوسکتا وہ دونوں عرض کریں گے کس عمل کی وجہ سے

(۱) شرح السنہ للبغوی جلد۴ صفحہ ۴۳۶

(۲) کنزالعمال اوّل صفحہ ۳۴۷ وقال اخرجہ الحاکم۔

ہمیں یہ پہنائے گئے تو انہیں کہا جائے گا تمہارے بیٹے کے حفظ قرآن کی وجہ سے۔

حافظ قرآن کے والدین پر اس شرف وکرامت کا تذکرہ ایک اور حدیث میں ان الفاظ سے ہے۔

یُنَادِیْ مُنَادٍ اَیْنَ الَّذِیْنَ کَانُوْا لَاتُلْهِیْهِمْ رَعْیَۃُ الْاَنْعَامِ عَنْ تِلَاوَۃِ کِتَابِیْ فَیَقُوْمُوْنَ فَیُلْبَسُ اَحَدُهُمْ تَاجَ الْکَرَامَۃِ وَیُعْطَی النُّوْرَ بِیَمِیْنِہٖ وَالْخُلْدَ بِشِمَالِہٖ فَاِنْ کَانَ اَبَوَاهُ مُسْلِمَیْنِ کُسِیَا حُلَّۃً خَیْراً مِنَ الدُّنْیَا وَمَافِیْهَا فَیَقُوْلَانِ اَنّٰی هٰذَا لَنَا فَیُقَالُ بِمَا کَانَ وَلَدُکُمَا یَقْرَءُ الْقُرْآنَ۔ (۱)

ایک ندا دینے والا ندا دے گا وہ لوگ کہاں ہے جنہیں انعامات کی رعایت نے میری کتاب کی تلاوت سے غافل نہ کیا پس وہ کھڑے ہو جائیں گے پھر انہیں کرامت کا تاج پہنایا جائے گا نور دائیں ہاتھ میں اور خلا بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے پس اگر اس کے والدین مسلمان ہوئے تو ان دونوں کو ایسا لباس پہنایا جائے گا جو دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہوگا وہ عرض کریں گے یہ لباس ہمیں کیوں پہنایا گیا؟

(۱) کنز العمال اوّل ۵۳۹

انہیں کہا جائے گا تیرے بیٹے کی وجہ سے جو قرآن پڑھا کرتا تھا۔

ان احادیث میں جہاں حافظ کے والدین کو لباس کرامت دیئے جانے کا ذکر ہے وہاں حفاظ کی بھی عجب شان واضح ہے اللہ اس فانی زندگی میں ہمیں باقی نعمتوں کے حصول کے لئے تگ و دو کرنے کی سعادت ارزانی فرمائے۔

اھل خانہ پر رحمت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ، فَأَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ. (١)

جس نے قرآن پڑھا پس اسے زبانی یاد کیا اس کے حلال کو حلال سمجھا اور اس کے حرام کو حرام جانا اللہ اس کے سبب سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے ان دس اہل خانہ میں اس کی سفارش قبول فرمائے گا جن پر عذاب نار واجب ہو چکا ہوگا۔

یہ حدیث ان الفاظ سے بھی ہے:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَحَفِظَهٗ، اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ، فِيْ

(١) مشکوۃ ١٨٧/ابن ماجہ/ترمذی

عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبَ النَّارَ. (١)

جس نے قرآن پڑھا اور اسے حفظ کیا اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کی شفاعت اس کے ان دس اہل خانہ کے بارے میں قبول فرمائے گا جن پر عذاب نار واجب ہو چکا ہوگا۔

اب عالم تصور میں قیامت کے مناظر دیکھیں، لوگ اپنے اپنے اعمال کے سبب سختی وعذاب میں گرفتار ہیں لیکن حافظ قرآن سر پر تاج سجائے خلعتِ کرامت پہنے اللہ کی رضا کا پروانہ ہاتھ میں لئے عرشِ الٰہی کے سایہ میں کستوری کے ٹیلے پر بیٹھا ہے اور اس کے والدین کو بھی نور کا تاج اور کرامت کے جوڑے پہنا دیئے گئے۔ پھر وہ اسی تاج وخلعت کی چمک دمک سمیت اٹھتا ہے اور میدان حشر میں اپنے ان دس عزیزوں اور رشتہ داروں کو بازو سے پکڑ کر جنت کی دہلیز تک پہنچاتا ہے جن کے اپنے اعمال انہیں دوزخ کی طرف دھکیل رہے ہیں۔

سبحان اللہ! یہ کتنی بڑی عزت ہے واقعی خالق و مالک کے کلام کے طفیل ایسی ہی عزت افزائی چاہیئے تھی۔

(١) ابن ماجہ صفحہ ١٩ باب من تعلم القرآن وعلمہ

Scanned with CamScanner

سلام ہو اس آمنہ طیبہ طاہرہ کے نورِ نظر سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے یہ ساری عزت افزائیاں ہمارے سامنے بیان فرمادیں تا کہ ہمیں بھی اس نعمت عظمیٰ کے حصول کا شوق دامن گیر ہو اور اس سعادت ابدیہ کے حاصل کرنے کے لئے محنت کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَکاً فِیْہِ

جنت میں

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِقْرَأْ وَارْقَ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا. (۱)

صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا قرآن کی تلاوت شروع کرو اور اُوپر چڑھنا شروع کرو اور قرآن ترتیل سے پڑھو جیسا تم دنیا میں ترتیل سے پڑھا کرتے تھے یقیناً تمہاری منزل آخری آیت کے پاس ہے جو تم پڑھو گے۔

جنت میں داخل ہو کر حافظ قرآن سے قرآن پڑھنے کیلئے کہا جائے گا۔ حافظ قرآن جس محبت وشوق اور خلوص للٰہیت سے دنیا میں تلاوت قرآن کیا کرتا تھا اسی کے مطابق وہ جنت میں منازل ومدارج طے کرتا چلا جائے گا۔

---

(۱) الترغیب والترہیب/ترمذی/ابوداؤد/ابن ماجہ/المستدرک للحاکم

Scanned with CamScanner

جنت ایک غیر متناہی جہاں ہے اور اس کے درجات و منازل بھی غیر متناہی ہیں۔ حافظ قرآن کو اس سے کتنا حصہ ملے گا یہ اس کی قرأت پر موقوف ہے۔

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دنیا میں جتنی مرتبہ اس نے قرآن کریم پڑھا اسے اس کے پڑھے ہوئے قرآن کی آیات کے مطابق درجات سے نوازا جائے۔

دنیا میں قاری قرآن کی تلاوت کرتا ہے قرآن کریم مکمل کر کے اس کا پھر جی چاہتا ہے کہ اسے دوبارہ پڑھوں وہ جیسے جیسے پڑھتا جاتا ہے ویسے ہی اس کے ذوقِ قرآن میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حافظ قرآن کا ذوق اسے مزید پڑھنے پر مجبور کرے اور وہ پھر پڑھنا شروع کردے تو جیسے جیسے وہ پڑھتا جائے اس کے درجات میں مزید اضافہ ہوتا جائے۔

إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

جس طرح ہر عالم ہر عابد اور ہر مجاہد کے اجر وثواب میں فرق ہے وہ حافظ قرآن جو ہر وقت ذکرِ الٰہی کی لذت سے شادکام ہو اور جو عشق الٰہی کی دولت سے مسرور و شادکام ہو جس کا کوئی فعل خلاف سنت نہ ہو بلکہ اس کی گفتار

و کردار سے اتباع سنت مصطفیٰ کی خوشبو مہکتی ہو اس سعادت کے امیں حافظ قرآن کا اجر وثواب یقیناً بہت زیادہ ہوگا جس تک عام حافظ کی رسائی نہ ہوگی۔

آیئے اب ایک ایسے حافظ قرآن کا تذکرہ کرتا ہوں جس کی نظیر بہت کم ملے گی جس نے حفظ قرآن کی روایت میں انوکھے باب کا اضافہ کیا۔

قدوۃ الاولیاء حضرت خواجہ قاضی محمد فتح اللہ صدیقی رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ کی اولاد امجاد عارف باللہ حضرت خواجہ قاضی اکبر علی صدیقی رحمہ اللہ کا نام گرامی عجب شان سے چمک رہا ہے۔ اللہ وحدہ لاشریک نے انہیں حفظ قرآن کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا تھا اور وہ قرآن کریم کی تلاوت اس محبت والفت سے کرتے تھے کہ اس کی مثال تاریخ عالم میں بہت کم ملے گی۔

یہ پیکر صدق وصفا صبح اپنے معمولات سے فارغ ہوکر کھیتوں کی طرف روانہ ہوجاتے بیلوں کی جوڑی کے پیچھے ہل پر ہاتھ رکھتے اور قرآن کریم کی تلاوت شروع کردیتے جونہی تلاوت قرآن کے لئے بسم اللہ کرتے بیل خود بخود حرکت میں آجاتے پھر نہ اللہ والے کی زبان تھمتی اور نہ ہی بیل رکتے۔ یہ سلسلہ دوپہر تک جاری رہتا اور جب آپ قرآن کی آخری سورت کے آخری لفظ والناس تک پہنچتے بیل خود بخود ٹھہر جاتے۔

Scanned with CamScanner

عشقِ الٰہی کی آگ میں جلا ہوا یہ وجود جب کلام الٰہی کی تلاوت شروع کرتا تو ہر طرف سناٹا چھا جاتا جس کی آنکھوں میں جمالِ الٰہی کا خمار ہو اور زبان وقلب میں انوار الٰہیہ کی چاشنی ہو اس کی تلاوت کا انداز جداگانہ ہوتا ہے۔

جیسے ہی چشمہ تسلیم ورضا سے دھلی ہوئی یہ زبان کھلتی کھیت کے چاروں طرف لوگ دیوانہ وار کھڑے ہو جاتے اور وہ کھڑے کھڑے پورا قرآن کریم سن لیتے کھڑے کھڑے نہ کسی کو اکتاہٹ محسوس ہوتی اور نہ تھکاوٹ انہیں اس بات کا شعور ہی نہ رہتا کہ ہم کھڑے ہیں یا بیٹھے۔

تلاوتِ قرآن کریم کے تین مدارج ہیں:

۱۔ عالم ملک وملکوت کی ہر چیز عیاں ہو جاتی ہے۔ وہ تلاوت کرتا ہے اور عالم ملک وملکوت کے سربستہ رازوں کا مشاہدہ کرتا جاتا ہے۔

۲۔ قاری ذاتِ خدا میں اس درجہ فنا ہوتا ہے کہ زبان تو قاری کی ہوتی ہے لیکن کلام متکلم کا۔ جیسے شجر موسیٰ علیہ السلام سے متکلم کلام کرتا ہے اسی طرح قاری سے متکلم کلام فرما رہا ہوتا ہے۔..........

زنانِ مصر نے چہرہ یوسف میں تجلیاتِ الٰہیہ کا مشاہدہ کیا انہیں اپنے اپنے وجود کا احساس تک نہ رہا انہوں نے چھریوں سے پھلوں کی بجائے اپنے

اپنے ہاتھ زخمی کر لئے۔ ان کے ہاتھوں سے خون رس رہا ہے لیکن ان کی نگاہیں جمالِ یوسفی پر مرکوز ہیں۔

یوں ہی عمدۃ الاذکیاء عارف باللہ حضرت خواجہ قاضی اکبر علی صدیقی رحمہ اللہ کی زبان مبارک سے لوگ اللہ کے کلام کو سنتے انہیں ہوش ہی نہ رہتا کہ وہ کھڑے ہیں انہیں اپنا کئی گھنٹے کھڑا رہنا بھول جاتا اور وہ کلام الٰہی کی حلاوت میں ہی مست ہوتے رہتے۔ حالانکہ کھڑا ہونا تو درکنار انسانی فطرت میں کئی گھنٹے جم کر بیٹھنا بھی مشکل ہوتا ہے۔

گلستانِ صدیقی کے گل سرسبد حضرت خواجہ قاضی اکبر علی صدیقی رحمہ اللہ کی ذاتِ خدا میں اس درجہ فنائیت ہی کا ثمر ہے کہ اللہ نے آپ کی اولادِ امجاد میں حضرت قبلہ عالم سلطان الاولیاء خواجہ قاضی محمد سلطان عالم صدیقی چیچوی رحمہ اللہ کو پیدا کیا جن کے اخلاص وللّٰہیت اور قدسی صفات اولادِ امجاد کی خوشبو وادی جنت نظیر کشمیر کے ہزاروں گھروں میں محسوس کی جاسکتی ہے اور اس خوشبو کی مہک کشمیر و پاکستان کی سرحدوں سے تجاوز کر کے دیارِ غیر میں بھی بے شمار لوگوں کے ایمانوں کو تازگی و فرحت بخش رہی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ حَمْداً کَثِیْراً.

آپ کے بارے میں یہ بات بھی پایہ ثبوت تک ہے کہ تلاوت

Scanned with CamScanner

قرآن کے دوران اگر قضائے حاجت کی ضرورت پیش آتی تو اپنی زبان بڑی مضبوطی سے دانتوں میں دبا لیتے ورنہ ان کی زبان قابو سے باہر ہوتی اور تلاوت میں مگن رہتی۔

حفاظ کرام سے چند گذارشات

کلامِ الٰہی کو سینے میں محفوظ رکھنے کی سعادت حاصل کنندگان حفاظ کرام کی خدمتِ اقدس میں چند گذارشات پیش کی جاتی ہیں اللہ وحدہ لاشریک اپنے پاک وطیب کلام کے طفیل ہم سب مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

(۱)

جس شخص کے پاس قیمتی خزانہ ہو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ جو اپنے اثاثہ کی حفاظت نہ کرے اسے اس کا اہل شمار نہیں کیا جاتا۔

اللہ جل جلالہ نے محض اپنے فضل وکرم سے آپ کو سب سے قیمتی اثاثہ عطا فرمایا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ذرا سی غفلت محرومی کا باعث بن جائے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے بے شمار سامانِ سعادت وفیروزبختی

پیدا کیے انہیں بھی حاصل کیجئے لیکن جو سعادت عظمیٰ نصیب ہو چکی ہے اسے ہاتھ سے نہ جانے دیجئے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَعَاهَدُوْا هٰذَاالْقُرْآنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیاً مِنَ الاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا. (۱)

اس قران کی حفاظت کرو۔ اس ذاتِ اقدس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے یقیناً قرآن کریم پیروں میں بندھن لگے ہوئے اُونٹوں سے بھاگ نکلنے میں زیادہ تیز ہے۔

یہ حدیث پاک ان الفاظ سے بھی ہے:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ کَمَثَلِ الاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَکَهَا وَإِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ. (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(۱) بخاری ۲/۵۷۳ مسلم ۱/۲۶۷ مشکوٰۃ ۱۹۰

(۲) صحیحین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حافظ قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے اگر اس کی دیکھ بھال کی تو اسے اپنے ہاں روکے رکھا اور اگر اسے آزاد چھوڑا تو بھاگ گیا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری کی روایت اس طرح ہے:

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

تَعَاهَدُوْا هٰذَاالْقُرْآنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتاً مِنَ الاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا. (۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس قرآن کی حفاظت کرو۔ قسم ہے اس ذات حق کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے بندھن لگے اُونٹ کے کود کر نکل جانے سے یہ نکل جانے میں زیادہ تیز ہے۔

اس نعمت کبریٰ کی حفاظت ہر صاحب نعمت پر فرض ہے۔ اس کا طریقہ یہی ہے کہ روزانہ کچھ حصہ معین کر کے تلاوت کی جائے۔ روزانہ تلاوت کرنے والا یقیناً اس عظیم نعمت سے ہاتھ نہیں دھوئے گا۔

اس حدیث پاک کے الفاظ مدنظر رکھیے۔

(۱) صحیحین

Scanned with CamScanner

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عُرِضَتْ عَلَیَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِیْ فَلَمْ اَرَ ذَنْباً اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ اَوْ آيَةٍ اُوْتِيهَا رَجُل" ثُمَّ نَسِيَهَا. (۱)

میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہ دیکھا کسی آدمی کو قرآن کی کوئی سورت یا کوئی آیت یاد تھی پھر اُسے وہ بھول گیا۔

ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ ان الفاظ سے روایت کرتے ہیں:

عُرِضَتْ عَلَیَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِیْ فَلَمْ اَرَ اَعْظَمَ ذَنْباً مِّنْ رَّجُلٍ اُوْتِیَ آيَةً فَنَسِيَهَا. (۲)

میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کیے گئے تو میں نے اس آدمی کے گناہ سے بڑھ کر کوئی گناہ نہ دیکھا جسے قرآن کی کوئی آیت زبانی یاد تھی پھر وہ بھول گیا۔

اللہ رب العزت جس پر لطف وکرم فرماتے ہوئے اپنے کلام کے

(۱) ترمذی ۲/۱۱۵ الترغیب والترہیب

(۲) مرقاۃ شرح مشکاۃ

حفظ کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے وہ ناقدری کرتے ہوئے اسے بھلا دے تو اس کا گناہ اگر اعظم گناہ قرار دیا گیا تو جائے تعجب نہیں۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عظیم گناہ سے خبردار کرتے ہوئے اور قرآن کی اہمیت کو مزید واضح کرتے ہوئے اس طرح فرمایا:

مَامِنْ اِمْرَءٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ أجزَمُ. (۱)

جو آدمی قرآن پڑھے پھر اسے بھول جائے وہ قیامت کے دن اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کے جسم پر جزام کے اثرات واضح ہوں گے۔

کتنا بڑا فرق ہے اس حافظ قران میں جو حقوق کی رعایت کرتے ہوئے اس قرآن کو یاد رکھتا ہے اور دوسرا وہ جو قرآن بھول جاتا ہے۔ اوّل الذکر تاج کرامت سر پر سجائے عزت کی خلعت زیبا پہنے تاج شرف سے مزین اپنے والدین کے ہمراہ عرشِ الٰہی کے سایہ کے مزے لوٹ رہا ہو اور مؤخر الذکر فقط تھوڑی سی غفلت کے سبب جزام جیسی کریہ المنظر بیماریوں میں مبتلا ہو۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ بَلآءِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الآخِرَةِ

(۱) سنن ابوداؤد/ الترغیب والترہیب/ مشکوٰۃ

(۲)

گناہوں نافرمانیوں اور مصیبتوں سے دور رہیئے ۔نور وظلمت اور حق وباطل کی جنگ روز اول سے جاری ہے آپ کے پاس سراپا نور کلام ربانی ہے اگر آپ گناہوں سے شغف رکھیں گے تو ہوسکتا ہے کہ گناہوں کی ظلمت اس نور کو مکدر کردے کہیں گناہوں کی بہتات اس شمع حق کو گل نہ کردے۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَايَقُلْ اَحَدُكُمْ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَذَا بَلْ هُوَ نُسِّيَ. (۱)

تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا بلکہ وہ ﴿اس کے کسی گناہ کے سبب﴾ اسے بھلادی گئی ہے۔

گناہ غضب الٰہی کو دعوت دیتا ہے اسکے اثرات اس طرح ظاہر ہوتے ہیں کہ آہستہ آہستہ انسان کے تعلق باللہ میں فتور آجاتا ہے اور قرآن کی آیات کا بھول جانا یقیناً تعلق باللہ میں کمی کے سبب ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۱) بخاری/مسلم

بِئْسَمَا لِاَحَدِ يَقُوْلُ نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ اِسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ. (۱)

یہ کتنی بڑی بات ہے تم میں سے کوئی یہ کہتا پھرے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ اسے وہ آیات بھلادی گئیں۔قرآن کو خوب اچھی طرح یاد رکھو۔

اللہ ہر مرد مومن کو اس کے احسانات وانعامات کی قدر کی توفیق عطا فرمائے۔

(۳)

تقویٰ وطہارت کو شعار بنائیے اپنی آنکھوں کو موتیوں سے سجائیے اور رات کی طویل گھڑیوں میں اپنے پروردگار سے مناجات کا لطف اٹھائیے۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَا حَامِلَ الْقُرْاٰنِ تَزَيَّنْ بِالْقُرْاٰنِ يُزَيِّنُكَ اللّٰهُ- وَيَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ اَنْ يَكُوْنَ اَطْوَلَ النَّاسِ لَيْلاً اِذَا كَانَ النَّاسُ نَامُوْا

(۱) بخاری ۱/۲۶۷

الترغیب والترہیب ۳/۱۷۹

وَاَنْ يَكُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ حُزْناً اِذَا النَّاسُ فَرِحُوا. (۱)

اے حافظِ قرآن! قرآنی احکامات سے اپنی ذات کو مزین کر اللہ تجھے ہر خوبی اور سعادت سے آراستہ فرمائے۔ حافظ قرآن کیلئے یہ مناسب ہے کہ جب رات کو لوگ سوئے ہوئے ہوں تو اس کی طویل گھڑیوں میں بیدار رہے اور جب لوگ حالت خوشی میں غافل ہوں تو وہ اپنی آخرت کی فکر میں طویل غم وحزن کو جگہ دے۔

یہ ارشاد گرامی کتنا واضح ہے کہ حافظ قرآن کے شب وروز عام لوگوں سے مختلف ہونے چاہئیں لوگ غفلت کے باعث اور فکر آخرت سے بے نیاز ہو کر اس ناپئیدار زندگی کو خوشی کی لہروں کے سپرد کریں لیکن حافظ قرآن، قرآن کی عزت وحرمت کو مدنظر رکھتے ہوئے تقویٰ اور خوف خدا جیسی عظیم سعادت سے سعادت مند رہے اس کی چال ڈھال اور گفتار وکردار یہ بات واضح کر رہا ہو کہ یہ آدمی اس دنیا کا باسی نہیں بلکہ یہ مسافر ہے جو چند روز گزار کر اپنے اصلی وطن روانہ ہوگا۔ اسے اپنے وطن کی فکر ہے اور اپنے خالق ومالک سے ملاقات کا اشتیاق ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(۱) کنز العمال ۱/۶۲۲ الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی

يَنْبَغِيْ لِحَامِلِ الْقُرآنِ اَنْ يَعْرِفَ بِلَيْلِهٖ اِذَا النَّاسُ نَائِمُوْنَ وجبنہارِہٖ اِذَا النَّاسُ نَائِمُوْنَ وَبِنَهَارِهٖ اِذَا النَّاسُ مُفْطِرُوْنَ وَبِحُزْنِهٖ اِذَا النَّاسُ يَفْرَحُوْنَ وَبِبُكَائِهٖ اِذَا النَّاسُ يَخْتَالُوْنَ. (۱)

حافظ قرآن کو چاہیئے کہ وہ اپنی رات کی قدر کرے۔ جب لوگ سوئے ہوئے ہوں اور دن کی قدر کرے جب لوگ بے روزہ ہوں اور اپنے حزن کی نگہداشت کرے جب لوگ فکر آخرت سے بے نیاز ہو کر خوش گپیوں میں مصروف ہوں اور وہ آنسو بہانا موقوف نہ کرے جب لوگ غرور وتکبر کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہوں۔

حقیقی دانا وبینا وہی ہے جو اپنے اوقات کی قدر کرتا ہے۔ انسانی زندگی کی ہر ساعت بڑی قیمتی ہے۔ زندگی کے لمحات اور انسانی سانس وہ عطیہ ربانی ہے جس کا کوئی بدل نہیں۔ صاحب قرآن کو احادیث میں ترغیب دی جارہی ہے کہ فانی لمحات کی قدر کر کے حیات جاودانی حاصل کی جاسکتی ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) التبیان للنووی ۲۹

إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ فَإِذَا قَرَأْتُمُوْهُ فَابْكُوْا فَإِنْ لَّمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكَوْا. (۱)

یہ قرآن سامان حزن کے ساتھ نازل ہوا ہے پس جب تم اس کی تلاوت کرو تو پلکوں پر آنسو سجاؤ اور اگر ایسا نہ کر سکو تو رونے والی صورت ہی بنالو۔

فکر آخرت کی ترغیب اپنوں کو دی جارہی ہے۔قاری وحافظ حضرات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خصوصی افراد میں شمار کر رہے ہیں۔

اسی خصوصی نسبت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمادیا:

قِيَامُ اللَّيْلِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى حَامِلِ الْقُرْآنِ وَلَوْ رَكْعَتَيْنِ. (۲)

تہجد کی نماز ادا کرنا حافظ قرآن پر فرض ہے۔اگرچہ دو رکعت ہی ادا کرے۔

(۱) ابن ماجہ ۱۹۶ الترغیب والترہیب ۳/ ۱۱۸

(۲) مسند الفردوس (۴۶۳۲)

حافظ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی نسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے تقویٰ وطہارت اور خوف وخشیت سے آراستہ ہونا چاہیئے اور قیام اللیل کو اپنا شعار بنانا چاہیئے۔

(۴)

قرآن کریم کی تلاوت خوش آوازی سے کریں۔ حسیں آواز سے تلاوت قرآن کریم کرنے والا اللہ کو محبوب ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا مبارک ہے کہ میری امت کلام الٰہی کو خوش آوازی سے پڑھے اور اللہ تعالیٰ بھی خوش آواز افراد کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ قرآن کو بڑی محبت سے سنتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَّتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ. (۱)

اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس محبت سے نہیں سنتا جس محبت سے ایک نبی کے خوش آوازی سے قرآن کی تلاوت کو سنتا ہے۔

اس ارشاد گرامی کے الفاظ اس طرح بھی ہیں:

(۱) الترعیب الترہیب ۳/ ۱۷۹ ابخاری ۲/ ۱۵۷

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْآنِ. (۱)

اللہ تعالیٰ کسی آواز کو اس محبت سے نہیں سنتا جس محبت سے وہ حسنِ صوت سے آراستہ نبی کی خوش آوازی سے تلاوتِ قرآن کو سنتا ہے۔

اللہ رب العزت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک کو جب وہ قرآن کی شیرینی سے شیریں ہو بڑی محبت اور چاہت سے سنتا ہے۔ اس زبان سے اللہ قرآن کو محبت سے کیوں نہ سنے جو ہمیشہ پاک ہے بلکہ اس بابرکت زبان سے نکلے ہوئے کلمات دلوں کی بستیوں کو پاک وصاف کردیتے ہیں۔

اللہ نے اپنے قرآن کریم میں اس رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا ہے جو آپ کی اطاعت واتباع میں خوش الحانی سے قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔ اللہ اس کی آواز کو بھی بڑی محبت سے سنتا ہے۔

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِرَجُلٍ حَسَنِ التَّرَنُّمِ بِالْقُرْآنِ.

اللہ اس محبت سے کسی آواز کو نہیں سنتا جس محبت سے وہ اپنے نبی کے امتی کی زبان سے قرآن کو سنتا ہے جو حسن ترنم سے تلاوت کر رہی ہو۔

(۱) ابوداؤد/ بخاری ۲۔۱۵۷ مسلم ۱/۲۶۸

جس کے قرآن کو پروردگار عالم محبت سے سن لے وہ سب سے بڑا سعید و نیک بخت ہے۔

جب اللہ محبت سے تلاوت قرآن کو سنے گا تو اپنی جملہ عنایات ونوازشات کا رُخ اسی طرف کردے گا کیونکہ اس کی محبت کا تقاضا ہی یہی ہے۔ خوش الحانی کی ترغیب دیتے ہوئے یوں بھی ارشاد فرمایا:

لِکُلِّ شَیْءٍ حُلْیَةٌ وَحُلْیَةُ الْقُرْآنِ اَلصَّوْتُ الْحَسَنُ. (۱)

ہر چیز کا ایک زیور ہے اور قرأت قرآن کا زیور خوش الحانی ہے۔

خوش الحانی کے بارے میں یہ الفاظ بھی مروی ہیں:

زَیِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِکُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ یَزِیْدُ الْقُرْآنَ حُسْناً. (۲)

قرأت قرآن کو خوش آوازی سے زینت بخشو کیونکہ خوش الحانی قرأت قرآن کے حسن میں اور نکھار پیدا کرتی ہے۔

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش آوازی سے تلاوت قرآن کو پسند فرماتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ خوش آوازی سے تلاوت

(۱) اخرجه عبد الرزاق

(۲) ابوداؤد/ نسائی/ ابن ماجه/ احمد یه

Scanned with CamScanner

نہ کی جائے بلکہ عشاق تو محبوب کی ایک پسند پر اپنی زندگیاں قربان کر دیا کرتے ہیں۔

۵

حفاظ کرام کو عزت و وقار سے رہنا چاہیئے بلکہ اس شان سے رہیں کہ جو بھی ان سے ملاقات کرے ان کی شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے وہ اپنے باطن کے ساتھ اپنے ظاہر کو بھی آراستہ رکھیں کیونکہ کلام الٰہی جس ظرف میں ہو اس کا باہر سے بھی عمدہ ہونا اشد ضروری ہے اور قرآن جس جسم میں ہو اس کے چہرے اور لباس میں حسن عمدگی اور نفاست ہونی چاہیئے۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے حافظ قرآن کی شخصیت کے وقار کو مدنظر رکھتے ہوئے یہاں تک فرمایا:

نَظِّفُوْا اَفْوَاهَكُمْ فَاِنَّهَا طُرُقُ الْقُرْآنِ. (۱)

اے حفاظ! اپنے منہ پاکیزہ اور صاف رکھو کیوں کہ یہ تلاوت قرآن کے راستے ہیں۔

امت کے والی اور معلم و محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بھی ارشاد فرمایا:

(۱) کنز العمال ۱/۶۱۱

اِنَّ اَفْوَاهَكُمْ طُرُقُ الْقُرْآنِ فَطَيِّبُوْهَا بِالسِّوَاكِ. (۱)

اے حفاظ کرام! تمہارے منہ تلاوتِ قرآن کی گزرگاہ ہیں اس لیئے انہیں مسواک سے پاکیزہ و طاہر رکھو۔

اسلامی تعلیمات کتنی ہمہ گیر اور جامع ہیں۔ زندگی کا کوئی گوشہ چھوٹا ہو یا بڑا ایسا نہیں جس کے بارے میں اس پیارے دین کی ہدایات موجود نہ ہوں۔

آیئے ہم سب مسلمان اس نور بھرے دین میں پورے طور پر داخل ہو جائیں اور فلاح دارین سے سرفراز ہو جائیں۔

حفظ قرآن کے بارے میں یہ چند کلمات تحریر کیئے ہیں اللہ انہیں اپنی بارگاہ بے کس پناہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور میرے لئے باعث نجات بنائے۔ آمین

بِجَاهِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاحْشُرْنَا تَحْتَ لِوَاءِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرِّفْنَا بِشَفَاعَةِ قَائِدِ الْغُرِّ

(۱) کنز العمال ۱/۶۰۳

الْمُحَجَّلِيْنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوتِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ اَزْكٰهَا۔

آمین یارب العالمین

محمد کریم سلطانی

ادارہ تبلیغ الاسلام، پاکستان

مکتبہ اسلامیہ : اسلامی کتابیں۔ تسبیاں
ٹوپیاں اور عطریات مسواکیں دستیاب
ہیں۔ مدرسہ حنفیہ شمس العلوم
نوری مسجد ریلوے اسٹیشن گگو قاری خلیل الرحمن